

کلام الملوك

شاہنشاہ حقیقی کے فضل و کرم سے ان ایام نصارت انصاف کے  
میں انتخاب جواب کلیات غزلیات افولت لاطین اشہد اکبر

# منتخب کلمات طفر



من تصانیف شریف سلالہ دودمان خلاصہ خاندان چراغ دودہ صاحبقرانی زریں سر  
گوکانی خسرو ایم سخنی الی الجود و العظمت حضرت ابو ظفر محمد سراج الدین شہنشاہ دہلی علیہ الرحمۃ

مطبع قشیری لکھنؤ کانپور پورین و بھکوا بال بحیث نے چھاپا اور شایع کیا



اولین اردو

شاعر نامی بذلہ سنج

سید محمد نواب سعادت علی خان

حرب حاضر جو اب تک

کلیات شناخ عمدہ کلیات حسین نادر رسا شامل  
ہیں۔ ۱۔ شاہد عشرت۔ ۲۔ سخن شعرا۔ ۳۔ اشعار شناخ۔ ۴۔  
مرغوب دل۔ ۵۔ دفتر بيمثال۔ ۶۔ گنج تواریخ۔ ۷۔  
چشمہ فیض۔ ۸۔ قد پارسی۔ ۹۔ زبان ریختہ۔ ۱۰۔  
قطرہ منتخب از جلوہ گری طبع وقاد مولوی عبد الغفور خان بہادر

شاہد عشرت

سخن شعرا

اشعار شناخ

مرغوب دل

دفتر بيمثال

گنج تواریخ

زبان ریختہ

قطرہ منتخب

کلیات سودا۔ قصائد و مثنویات و دواوین و رباعیات  
از کلام تاج الشعر امیر زار فیع السودا۔

کلیات نظیر۔ اکبر آبادی۔

کلیات تراپ۔ مجموعہ حسین چند کتاب ہیں۔ ۱۔ دیوان  
۲۔ مثنوی عاشق صنم۔ ۳۔ کھڑک بیان۔ ۴۔ شجرہ قادریہ  
کلیات صنعت۔ کلام شاعر مستند میان کریم الدین  
صنعت۔

کلیات ناسخ۔ دو دیوان صفحہ اور حاشیہ پر نتیجہ بلندی شکر

بہت مطلوب ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے  
بے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب  
رواویں اردو و کتب قصہ جات نثر و چند کتب فسانہ نظم و درج کر کے  
ی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

شیخ امام بخش شاعر مستند لکھنوی۔

کلیات آتش۔ طبع از سخنور نامی خواجہ حیدر علی آتش  
لکھنوی حاضر ناسخ۔

کلیات نظام۔ کلام سخنور خوش فکر نواب محمد رفیع خان بہادر  
کلیات تسلیم۔ جسکا نام تاریخی نظم ارچند ہو نتیجہ خوش فکری  
زبان آور بلند خیال منشی میراشد تسلیم شاگرد حضرت شیخ و ہلوی  
کلیات میر تقی۔ استاد مستند مسلم البتوت کا کلام بعد نظر  
ثانی مکرر چھپا۔

کلیات ظفر۔ کلام الملک ملک کلام چار جلد میں۔

کلیات مومن۔ جدید الطبع۔

بہارستان سخن۔ اسپین تین استادوں کا کلام ہی طرح  
وہمقافیہ غزلین۔ اشعج امام بخش ناسخ۔ ۲۔ خواجہ  
حیدر علی آتش۔ ۳۔ ہمدی حسین خان۔ آباد بڑے معرکہ  
کا مجموعہ ہے ہر ایک استاد نے زور طبع دکھایا ہے بہر گز  
ترجیح بلا مرجع کننا زیبا ہے۔

دیوان گویا۔ از طبع زاد رسالدار فقیر محمد خان  
گویا شاگرد خواجہ وزیر تخلص وزیر استاد  
نازک خیالی۔

دیوان امیر۔ خرد و طبع از سید امیر الدین امیر۔  
دیوان رند۔ مسیحی بہ کلدستہ عشق کلام نواب  
سید محمد خان رند شاگرد خواجہ حیدر علی آتش۔  
دیوان فدا۔ از موج فیزی طبع وقاد مولوی فدا  
حسین وکیل عدالت دیوانی۔

دیوان غافل۔ کلام سخنور ہمایہ آتش و ناسخ  
سورخان غافل۔

دیوان ذوق۔ از نتیجہ شکر سخن گویا خیالی



صفت مکر و مکرم و فضل خلافت و زین  
بیتون مع بینان و بینان

کتاب

مطبع میسیکی کتب و کتب و کتب و کتب  
مطبع میسیکی کتب و کتب و کتب و کتب























فصل پنجم در بیان احوال و حال  
و اخبار و سیرت و صفات  
و احوال و حال و اخبار  
و سیرت و صفات و احوال  
و حال و اخبار و سیرت  
و صفات و احوال و حال  
و اخبار و سیرت و صفات

اور تیری کی بایں سلی من و کھیا جان  
تو ہر ای دن ناتوان کچھ آہ گوشت چھوٹو  
ات تری کشتے کا سوز دل کسٹا لم نہ بھی  
یہ کہ تو عزیز ہوں دل کا لفظا ہوا  
یہ عصا تیری ہے ہنگام پیری کا  
گور براد کے رہا محشر ملک جلتا ہوا

۱۔ ظفر انجم نین بین میر بر آہ سے  
سینہ منہ یک سر و گردن گنبد منشاہ

وہ بے حجاب جو کل بی کر یان شہر آیا  
ادھر خیال مری دلین زلفت کا گدرا  
خیال کس کا سما یا ہے دیدہ دل میں  
تمھاری نقش کت پاس کے بوسہ لینے کو  
وہ رخ صفات را آئینہ رو پر وجہ کے  
جب یا طرہ مشکین کا تیری دلین حجاب

ترا سخن بود طعنه که ساسانی تیر  
بودی نموش سخنور ز کجیمه جواب آ یا

چشم من دنیا کو گویا دوس بت گمراہ کا  
 اکون کی میکش کی دعوت پر دشتِ نوین پر  
 حال کا جہل سمجھ اوس نختہ انگِ قریب  
 ایکشان کا خطِ نیرق میاف آتا ہر نظر

مست آہو نہ میں کیا تیا لری ہر گاہ کا  
 دیکھ کر مینا فلک کا اور سا غمراہ کا  
 آگیا ہر ہاتھ زنگی درکنار چاہ کا  
 حکس فانوس فلک میں میری شمع آہ کا



































میرا دل جو سر شعلہ نگاہ نے رات  
دل شکستہ کی تو میری کچھ دستی کر  
ہوئی نہ پانون ملک و سکر و سراف  
کیا تھا کشتہ کی چشم مست ذرا  
جو میرا تیر نہمت سیہ دکھاتا ہر  
نہ پہونچا کان راحت تمھاری کانوں

فلک پہ نالہ مرانا دک شہا پہ بنا  
خدا کا گھر سے بنانا بڑا ثواب بنا  
ہمارا دیدہ نہ کیوں خانہ رکاب بنا  
کہ میری خاک سہی ساغر شراب بنا  
تو خاں تو کوئی کاہل کاہک شتاب بنا  
اگرچہ اشک مرا گوہر خوش آب بنا

مطفہ جو بکشتا ہوا حوال دل کیم اپنا  
تو ایک رقعہ سے کیا ہو دیکھا کتاب بنا

مارا عاشق کو تو کیا کام تمھارا نکلا  
روشن نکت گل سیر کو گھر سے باہر  
سارے منہ تکی لگے گھر میں تمھارے دامن  
دکھو ہم جانتے تھے ہو گا تمھارا نہ مطمع  
صدق سوخی کہ دل لیکر مارا لوجہ میں  
نہیں ہر شب کو کمان آہ کہ زلف کی دستار

بختہ پایا نہ ذرا طرز محبت میں اوست  
یہ خیال اسے مطفہ اب خام تمھارا نکلا

قارون اوٹھا کہ سر پہ شاہ گنج لیچلا  
دنیا سے کیا بخیل بخر رنج لیچلا

میرا دل جو سر شعلہ نگاہ نے رات  
دل شکستہ کی تو میری کچھ دستی کر  
ہوئی نہ پانون ملک و سکر و سراف  
کیا تھا کشتہ کی چشم مست ذرا  
جو میرا تیر نہمت سیہ دکھاتا ہر  
نہ پہونچا کان راحت تمھاری کانوں

میرا دل جو سر شعلہ نگاہ نے رات  
دل شکستہ کی تو میری کچھ دستی کر  
ہوئی نہ پانون ملک و سکر و سراف  
کیا تھا کشتہ کی چشم مست ذرا  
جو میرا تیر نہمت سیہ دکھاتا ہر  
نہ پہونچا کان راحت تمھاری کانوں











جیت تک وہ تھا مجھ سے ہین سن لو طیبہ ہچشم مری چشم کی ہوا پر تو کیونکر کیا جانو بلا کیا ہو ترا غمزہ کہ جس سے جیت تک تسلیم شہر غنقا کی بنائین یہ نام تو عشاق ہین سب عشق میں لیکن	کیا میرا علاج خفتان نہیں سکتا اس طرح وہ خونبارہ نشان نہیں سکتا جان پر کوئی ایسا آفت جان نہیں سکتا تو یہ ترا و صفت دیان نہیں سکتا ابھو سا کوئی رسوا جہان نہیں سکتا
---	---

سودا کی محبت میں ظفر سود سے لیکن جیت تک کوئی رسوا سے جہان نہیں سکتا
--

آبلہ داغ میں ہو یہ سر سینا اونچا رفت جاہ کو ہر ہمت عالی درکار سر بلندی کیلئے فوق پر ہان عجز نہا پوچھ پستی بلندی زما کی ہے حال چشم کو سر میں ملی جا سب اعضا بلند گوش ز دینج دنی کی ہو مری کیا فریا	کہ جزا خانہ قائم میں نگینا اونچا ادب کو ٹھوکیے جاہ کی زینا اونچا کیون نہ جھاک جا کہ ہو گنبد نہا اونچا کہ سر نہ ہو نیچا سر کینا اونچا دیکھتے ہو مرتبہ مردم بنیا اونچا کہ نہایت ہی یہ بنتا ہو کینا اونچا
--	---

ہنستین ہو کے سردار کا منہلس کیونکر اسے تھکت جا سے اونچ کا قرینا اونچا
--

وہ نہ آیا یا رلا کو یون تھا تو یون ہوا اوسکا آنا میں بلا کو یون تھا تو یون ہوا
---

جیت تک وہ تھا مجھ سے ہین سن لو طیبہ  
ہچشم مری چشم کی ہوا پر تو کیونکر  
کیا جانو بلا کیا ہو ترا غمزہ کہ جس سے  
جیت تک تسلیم شہر غنقا کی بنائین  
یہ نام تو عشاق ہین سب عشق میں لیکن  
کیا میرا علاج خفتان نہیں سکتا  
اس طرح وہ خونبارہ نشان نہیں سکتا  
جان پر کوئی ایسا آفت جان نہیں سکتا  
تو یہ ترا و صفت دیان نہیں سکتا  
ابھو سا کوئی رسوا جہان نہیں سکتا  
سودا کی محبت میں ظفر سود سے لیکن  
جیت تک کوئی رسوا سے جہان نہیں سکتا  
آبلہ داغ میں ہو یہ سر سینا اونچا  
رفت جاہ کو ہر ہمت عالی درکار  
سر بلندی کیلئے فوق پر ہان عجز نہا  
پوچھ پستی بلندی زما کی ہے حال  
چشم کو سر میں ملی جا سب اعضا بلند  
گوش ز دینج دنی کی ہو مری کیا فریا  
کہ جزا خانہ قائم میں نگینا اونچا  
ادب کو ٹھوکیے جاہ کی زینا اونچا  
کیون نہ جھاک جا کہ ہو گنبد نہا اونچا  
کہ سر نہ ہو نیچا سر کینا اونچا  
دیکھتے ہو مرتبہ مردم بنیا اونچا  
کہ نہایت ہی یہ بنتا ہو کینا اونچا  
ہنستین ہو کے سردار کا منہلس کیونکر  
اسے تھکت جا سے اونچ کا قرینا اونچا  
وہ نہ آیا یا رلا کو یون تھا تو یون ہوا  
اوسکا آنا میں بلا کو یون تھا تو یون ہوا

اور ان  
جیت تک وہ تھا مجھ سے ہین سن لو طیبہ  
ہچشم مری چشم کی ہوا پر تو کیونکر  
کیا جانو بلا کیا ہو ترا غمزہ کہ جس سے  
جیت تک تسلیم شہر غنقا کی بنائین  
یہ نام تو عشاق ہین سب عشق میں لیکن  
کیا میرا علاج خفتان نہیں سکتا  
اس طرح وہ خونبارہ نشان نہیں سکتا  
جان پر کوئی ایسا آفت جان نہیں سکتا  
تو یہ ترا و صفت دیان نہیں سکتا  
ابھو سا کوئی رسوا جہان نہیں سکتا  
سودا کی محبت میں ظفر سود سے لیکن  
جیت تک کوئی رسوا سے جہان نہیں سکتا  
آبلہ داغ میں ہو یہ سر سینا اونچا  
رفت جاہ کو ہر ہمت عالی درکار  
سر بلندی کیلئے فوق پر ہان عجز نہا  
پوچھ پستی بلندی زما کی ہے حال  
چشم کو سر میں ملی جا سب اعضا بلند  
گوش ز دینج دنی کی ہو مری کیا فریا  
کہ جزا خانہ قائم میں نگینا اونچا  
ادب کو ٹھوکیے جاہ کی زینا اونچا  
کیون نہ جھاک جا کہ ہو گنبد نہا اونچا  
کہ سر نہ ہو نیچا سر کینا اونچا  
دیکھتے ہو مرتبہ مردم بنیا اونچا  
کہ نہایت ہی یہ بنتا ہو کینا اونچا  
ہنستین ہو کے سردار کا منہلس کیونکر  
اسے تھکت جا سے اونچ کا قرینا اونچا  
وہ نہ آیا یا رلا کو یون تھا تو یون ہوا  
اوسکا آنا میں بلا کو یون تھا تو یون ہوا







آتش دل کو بچ نہ دوا غم کتنا جہنم سو

دیکھئے پھر کتنا مشا اگر اکاسمین کا اک

کوئی غزل پرانی جو ناز ان کے تیر ہی غزلوں کو ہو

شہر شاوی او سو کو طلق اکاسمین کا اک اسمین کا

ردیف الف جلد دوم

شایا اثر تولا از شد کہ الف تیر تانی	پہچانا اد سے تو نے جسے کیجئے
بہشت باون میں دیکھو اور سو شہر باکو	جب سو کر یا بھی ان کو تمہا ہو شین
اگر دلتی دل آتش ز شامہ تیر	گروں بہر اور زمین بر گل لالا
منہ سار جو ہے طرح مرگولہ تیر ہی لب	کیونکر یہ بکے گا کہ دے دے داسو کالا
اگر تری جیش فرکان بیت کش	لہریاں میں کی تو نے دو عالم تو دیا
تیر سے رخ روشن کو بقور و ہمیشہ	سچہ کلمہ نامہ یک من عاشق کا اولا
جایگی شکل جان مرثیہ کو کیا کما نزار	تیرا پنا اگر تو فرمزد دل سے نہ لا
ہر خار بیابان ہر موتی سو بر رستا	جسے چوٹ کو نہ دتا ہر مرغیوں کا چا

باز در محبت میں نہ دل بچ تو پانا

کب جاتا سے ہاتھ او سو تر تیر ہی والا

ہزار طرح سے کھولا وہ دل ربا تہ کھا	میں نہ کھانا کچھ او سو مرعا کھلا
لب جراحت دل تیر عیسا سے تامل	اگر کھلا ہو تو ہرگز کب نہ عانہ کھلا
میں میں جا اگر حقہ ز غم کو کھولی	پراپنا عشقہ دل بخشو نہ صبا کھلا

Handwritten marginalia in Urdu script, likely a commentary or continuation of the poem, written diagonally along the left margin.

Handwritten marginalia in Urdu script, likely a commentary or continuation of the poem, written diagonally along the bottom margin.











اور اگر اس سے کم نشیمن سے ملے  
 پھر جگہ نہ رہی ہے خبری سے ملے بار  
 دل پہ لگا کر سے اور یہ شکستہ می مار  
 شوق بردار تو ذیل پر سے ملے بار  
 قہقہہ طرز کمال کباب درمی سے مار  
 او شکر لب ہمیں اس شکاری فر مار  
 انگوڑا آہ تری بی اثری فر مار

اور اگر اس سے کم نشیمن سے ملے پھر جگہ نہ رہی ہے خبری سے ملے بار دل پہ لگا کر سے اور یہ شکستہ می مار شوق بردار تو ذیل پر سے ملے بار قہقہہ طرز کمال کباب درمی سے مار او شکر لب ہمیں اس شکاری فر مار انگوڑا آہ تری بی اثری فر مار	پہلے تو بکری تری مشو گری فر مار مر یا بیت نمونی بجو خبری سے ملے پیر کر سنہ جو دکھایا جسے اپنا چوڑا تو بکری کا کچھ کچھ نقش میں سنیا ہسری کی تری رفتار جو جب قندرو لے تیر ز لب شیرین پہ در ہر حال چیم بھی ہوتی اور تار تار تو مرزا میر
--	--

شوق صبح کو عرف بکون چن طفر تیرا سیا تری آہ تری سے مار
--

وہ فراسب اس میں جو خدائی میں راہ گزری دل کو کہ درت جو صفائی میں ہے اور کیا کیا پائے رہائی میں جگہ جگہ چھوڑے کو گیا در لڑائی میں آؤ عاقل کو کیا کیا اس جانی میں و ترس و درہ کیا ہر در لڑائی میں یہ تو سنگ دریا یا جہ سانی میں آج ہر سوخ تجھ سے با تھا پانی میں	کیا کہن ہو کیا بون کی آسانی میں آشاں میں تو جسے ہو باندھا جاسکے گلشن ملک رک نہ ہم دیوان پتھر ہر نام کو تو ملے کل کر اختیار بعد میں جانی کر و امید حال کچھ تو ہو زار میں تاثیر سے میں مسدود و مجنوں کو کیا مر کو بے قرار یہ تو جہنم کی آگ کا نور و ستار
--	---

اور اگر اس سے کم نشیمن سے ملے  
 پھر جگہ نہ رہی ہے خبری سے ملے بار  
 دل پہ لگا کر سے اور یہ شکستہ می مار  
 شوق بردار تو ذیل پر سے ملے بار  
 قہقہہ طرز کمال کباب درمی سے مار  
 او شکر لب ہمیں اس شکاری فر مار  
 انگوڑا آہ تری بی اثری فر مار











بہاؤ شاہ گویا کلم میں دریا  
بھری ہوں ہزاروں اگر تم میں دریا  
کہ ہر موج سے در تسم میں دریا  
کہ اس دشت جشت رہ گم میں دریا

کون کیا طبیعت کی اوسکی دانی  
بگھی آگ اوس کیوں دلی نہ پیر  
مگر دیکھا دریا پستہ نگوشت  
سرور پانوں کا آباؤں یہ ان دور

اوسکی یادوں کے جا کر میرا قہر دیدیا ہوتا  
لیکھتا تھا ترا کیا سرخرو میں بین ہو جاتا  
نہو تو تجھ سے تم سینہ سینہ ہونے کے بہتر  
گوار شربت دیدار دنیا گرنے تھا تجھ کو  
بھری میں اب خط کے مارا کیوں مجھ کو  
لگاتا خضر کیوں اب بقا کو شمع اسی ساقی

اگر تم نے اوسے سب کو قہا کر دینا ہوتا  
علم کرتیخ کو سو یا اوس قاتل کا ہاتھ دھوا  
رہا کچھ بن یہ عالم رات دلی بفرار کا  
جفا شطو رہا اوسکو دغا دتو رہا اوسکا

بہاؤ شاہ گویا کلم میں دریا  
بھری ہوں ہزاروں اگر تم میں دریا  
کہ ہر موج سے در تسم میں دریا  
کہ اس دشت جشت رہ گم میں دریا  
کون کیا طبیعت کی اوسکی دانی  
بگھی آگ اوس کیوں دلی نہ پیر  
مگر دیکھا دریا پستہ نگوشت  
سرور پانوں کا آباؤں یہ ان دور  
اوسکی یادوں کے جا کر میرا قہر دیدیا ہوتا  
لیکھتا تھا ترا کیا سرخرو میں بین ہو جاتا  
نہو تو تجھ سے تم سینہ سینہ ہونے کے بہتر  
گوار شربت دیدار دنیا گرنے تھا تجھ کو  
بھری میں اب خط کے مارا کیوں مجھ کو  
لگاتا خضر کیوں اب بقا کو شمع اسی ساقی  
اگر تم نے اوسے سب کو قہا کر دینا ہوتا  
علم کرتیخ کو سو یا اوس قاتل کا ہاتھ دھوا  
رہا کچھ بن یہ عالم رات دلی بفرار کا  
جفا شطو رہا اوسکو دغا دتو رہا اوسکا







بہارِ جہان میں بہارِ جہان میں  
بہارِ جہان میں بہارِ جہان میں  
بہارِ جہان میں بہارِ جہان میں  
بہارِ جہان میں بہارِ جہان میں

بہارِ جہان میں بہارِ جہان میں  
بہارِ جہان میں بہارِ جہان میں  
بہارِ جہان میں بہارِ جہان میں  
بہارِ جہان میں بہارِ جہان میں

رفع بے بادہ نہ مستون کی گری عجب  
کب بچتا ہو یہ شہاب گنگا آگ کا

ارتی ہے بہر وقت سے جو درخشاں فوج رنگ  
رنگ سے بھیاں پاس سے تلنگا آگ کا

عارض کا صاف رنگ ہو گل میں آگیا  
کس چشم پر چمار کا ساقی پڑا تھا عکس  
کب تک گردن میں صبر کہ در و دراز  
کیا شعلہ و شرار میں کیا تہر و ماتم  
دیکھا مجھ یہ توڑ اور اٹھکونین میر دم  
کا کل میں تنگ آیا تو زلفون میں یاد

جلدی سے قاصد و نکی ہوا کچھ نہ آخر خلف  
وان سے جواب خط کا تامل میں آگیا

شمع کا دافع جگر ہے نرم میں کیا گل نما  
دیکھ پھر آخر خزانہ کوئی دن ہو یہ مینا  
ملکیا دریا میں جب تپڑہ تو دریا ہو گیا  
میں وہ موشن ہون کہ میری خاک سے پتی مر  
دل کا زنجیر ملا کر چھوٹا مشکل ہوا

بہارِ جہان میں بہارِ جہان میں  
بہارِ جہان میں بہارِ جہان میں  
بہارِ جہان میں بہارِ جہان میں  
بہارِ جہان میں بہارِ جہان میں

بہارِ جہان میں بہارِ جہان میں  
بہارِ جہان میں بہارِ جہان میں  
بہارِ جہان میں بہارِ جہان میں  
بہارِ جہان میں بہارِ جہان میں



دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا  
دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا  
دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا  
دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا

ماٹک کی کی لیکر ہر رات سویرا دیکھا دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا	کو جہ زلف میں دیکھو بھی اندر پیرا دیکھا ساتھ اودھ کر جو منہ صبر کو تیرا دیکھا کہ دیل ایسا نہ کوئی بھی پھیرا دیکھا بہتر اس ست خون سے نہ پھیرا دیکھا عرف مطلب کوئی غیر سے میرا دیکھا اس بلاؤ محققین کس طرح گھیرا دیکھا لے تے سب جانوروں کو بھی لیرا دیکھا کہ باگوے کسو کوئی نہ ڈیرا دیکھا
---	--

ہم نہ کہتے تھے ظفر ج نہ دل اوس کے ہاتھ نا پسند اس نے کیا لیتے تھے پیرا دیکھا
---

اویں تھیں پیار سے گو دھین کوئی پھر کیا نقیرا دیار ہو جاؤ گا میں تیری محبت میں پر کھر پر جو ہری کی مول لیتو کاسین موتی لب لبکوں کو تیری لیکر لو کر لب ساغر ہلاؤ دنگا جہاں کو دیکھنا زری زمین میں بھی جو تو بڑی شیشہ دم تختہ مار کر تھیر	دھن کو بوسہ بھی لب کو لب دھڑکیو لنگا زمین تکیہ کے خاطر پاس سے گھر کو لینگا ڈرو ڈان سے میں تیری مقابل کر کے لینگا تو میں اس باد کش بوسہ تری ساغر کو لینگا ڈرا جو کر وٹ جو ہاتھوں سے دل مضطر کو لینگا تو بڑی زمین کسین اوس کے اس پھر کو لینگا
---	--

کر دنگا کچھ میں جا کر ظفر کیا گرنے کا ڈھب تو بوسہ اوس بت کافر کے شک کے لینگا
---

دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا  
دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا  
دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا  
دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا











منت کش مریم چون مجروح ازل کے  
گرمی سے مر خون جراحت کے عجب کیا  
وہ زخمی شہید حوادث ہو کہ جسکو  
زخم دل عاشق کی نہ سوزش میں کی  
پروردگار کو تڑپیں سے غرض کیا سر زخم

دیکھا نہیں زخم گل سیراب کا پیا پیا  
ہمسر ہو جو خوشید جہاں تاب کا پیا پیا  
اُسے تو نظر چرخ بھی زہر کا پیا پیا  
بالفرض اگر او سپہ و گرداب کا پیا پیا  
یکساں تو گزری کہہ دیکھو کا پیا پیا

پھوڑا ساندہ کیون پھوٹ ہو دل طغرا و پیر  
سے مر مسنم غمخواری احباب کا پیا پیا

تو ز جو کل کثیرت غیرت گلشن دیکھا  
مہ جبین ہمنو تجھے کیا پس عین دیکھا  
تو ہو چسبہ کرا و دست خون دست انداز  
جتنا تو ہوسر کھنچا اتنا ہی کھنچ کر آیا  
گردش چشم تری وہ ہو کہ جسے اے سونخ  
کیا ہی یا نہ بھی ہو تری چشمہ ز اسکوئی بھر  
ویدہ آہو کھرا سوا ہمنے چراغ  
خانہ دل میں جو ہر آہ و فغان کا عالم

کبھی اُس نے میں اپنا نہیں جوئی دیکھا  
سارابش میں چھپا اک نہ روشن دیکھا  
ہمنے ثابت نہ کبھی حسیب دامن دیکھا  
کشش دل کا اثر اوجت پرفں دیکھا  
سنگ ستر کو کیا سنگ فلاحن دیکھا  
کبھی ایسا نہ برستے ہو و سادون دیکھا  
اے صبا تربت مجنوں نہ نہ روشن دیکھا  
تغریہ سگان میں بھی ایسا نہ شیون دیکھا

راز دل جس سے کہا دوست سمجھا اے دل  
اے طفل ہمنے او سے جان کا دشمن دیکھا

دیکھا نہیں زخم گل سیراب کا پیا پیا  
ہمسر ہو جو خوشید جہاں تاب کا پیا پیا  
اُسے تو نظر چرخ بھی زہر کا پیا پیا  
بالفرض اگر او سپہ و گرداب کا پیا پیا  
یکساں تو گزری کہہ دیکھو کا پیا پیا  
پھوڑا ساندہ کیون پھوٹ ہو دل طغرا و پیر  
سے مر مسنم غمخواری احباب کا پیا پیا  
تو ز جو کل کثیرت غیرت گلشن دیکھا  
مہ جبین ہمنو تجھے کیا پس عین دیکھا  
تو ہو چسبہ کرا و دست خون دست انداز  
جتنا تو ہوسر کھنچا اتنا ہی کھنچ کر آیا  
گردش چشم تری وہ ہو کہ جسے اے سونخ  
کیا ہی یا نہ بھی ہو تری چشمہ ز اسکوئی بھر  
ویدہ آہو کھرا سوا ہمنے چراغ  
خانہ دل میں جو ہر آہ و فغان کا عالم  
راز دل جس سے کہا دوست سمجھا اے دل  
اے طفل ہمنے او سے جان کا دشمن دیکھا  
دیکھا نہیں زخم گل سیراب کا پیا پیا  
ہمسر ہو جو خوشید جہاں تاب کا پیا پیا  
اُسے تو نظر چرخ بھی زہر کا پیا پیا  
بالفرض اگر او سپہ و گرداب کا پیا پیا  
یکساں تو گزری کہہ دیکھو کا پیا پیا  
پھوڑا ساندہ کیون پھوٹ ہو دل طغرا و پیر  
سے مر مسنم غمخواری احباب کا پیا پیا  
تو ز جو کل کثیرت غیرت گلشن دیکھا  
مہ جبین ہمنو تجھے کیا پس عین دیکھا  
تو ہو چسبہ کرا و دست خون دست انداز  
جتنا تو ہوسر کھنچا اتنا ہی کھنچ کر آیا  
گردش چشم تری وہ ہو کہ جسے اے سونخ  
کیا ہی یا نہ بھی ہو تری چشمہ ز اسکوئی بھر  
ویدہ آہو کھرا سوا ہمنے چراغ  
خانہ دل میں جو ہر آہ و فغان کا عالم  
راز دل جس سے کہا دوست سمجھا اے دل  
اے طفل ہمنے او سے جان کا دشمن دیکھا



کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں تھیں  
 جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی  
 مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے  
 وہ حال ل جو ستر گوشہ دس تو کیسے

خبر نہیں کہ کما اوس کے تو نے کیا نہ کما مگر کبھی نہ کما تو نے مرجانہ کما بلا سے گرنے کما میں مدعا نہ کما وگرنہ کہنے سے کچھ فائدہ کما نہ کما	کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں تھیں جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے وہ حال ل جو ستر گوشہ دس تو کیسے
--	---

ہم اوس کی بات سے قائل ہیں اے ظفر جو بھلا کیا ہے سہ سے اوس کے پُرانہ کما	کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں تھیں جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے وہ حال ل جو ستر گوشہ دس تو کیسے
--	---

کیا جا کر ہو دلیں سے کیا نہیں کھاتا ہر ایک پہ راز دل مشید نہیں کھاتا وہ عالم مستی میں بھی اصلاً نہیں کھاتا جب تک کہ ستر تر اجور نہیں کھاتا کیون بند نقاب رخ زیا نہیں کھاتا خط سانس اوس شوخ کو میر نہیں کھاتا جب تا محبت ہی کا بھند نہیں کھاتا یاں منہ ہی سے زخم جگر کا نہیں کھاتا	عالم تر چپ رہنے کا عقد نہیں کھاتا جب تک ہو دم ستر و رخ زرد نہ غما اوس مست و ناز کی اسیر نہیں کھاتا کھلتا نہیں احوال پریشانی دلا بند لکھنوی جاتی ہنشتاق کی ہے جو اسکو پڑھا زمین و جہان کا نہ آئین کس کام کے پھر نائن مدیر ہمار کیا منہ ہی سے زخم جگر کا نہیں کھاتا
--	--

یاں آذ گمان سے ہن کمان جانیکے یاں سے حیران میں غافل ہوں یہ سقا نہیں کھاتا	کیا جا کر ہو دلیں سے کیا نہیں کھاتا ہر ایک پہ راز دل مشید نہیں کھاتا وہ عالم مستی میں بھی اصلاً نہیں کھاتا جب تک کہ ستر تر اجور نہیں کھاتا کیون بند نقاب رخ زیا نہیں کھاتا خط سانس اوس شوخ کو میر نہیں کھاتا جب تا محبت ہی کا بھند نہیں کھاتا یاں منہ ہی سے زخم جگر کا نہیں کھاتا
--	--

پاس غرض سے تر و کان کا گو ہر چکا دن دیلو زخو شیدہ میں اختر چکا	کیا جا کر ہو دلیں سے کیا نہیں کھاتا ہر ایک پہ راز دل مشید نہیں کھاتا وہ عالم مستی میں بھی اصلاً نہیں کھاتا جب تک کہ ستر تر اجور نہیں کھاتا کیون بند نقاب رخ زیا نہیں کھاتا خط سانس اوس شوخ کو میر نہیں کھاتا جب تا محبت ہی کا بھند نہیں کھاتا یاں منہ ہی سے زخم جگر کا نہیں کھاتا
---	--

کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں تھیں  
 جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی  
 مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے  
 وہ حال ل جو ستر گوشہ دس تو کیسے

کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں تھیں  
 جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی  
 مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے  
 وہ حال ل جو ستر گوشہ دس تو کیسے











دوی کوبه کا صاحب نہ دوی بی ریر کا مالک  
اگر ہو جا پاره پاره دل اوسکی نیت میں  
نہ کر تادہ اگر پیدا بنی کو نوع انسان میں  
بنی نہ رجمۃ للعالمین جسکی شفاعت ہو  
عجب کیا نعمتیں کر اوسکا نور حسن معنی کہ  
زینحاد لیمعتی گراک نظر اوسکا نوح روشن



(۱۰)  
 گر زنجیر سگانه از زنجیر نگاه  
 و کجاست نیز خورده شکار او شکست  
 رکھ ما تھدی نہ جاوے سے ستر  
 سانی بلا کہ باطل ہے یہ طرح  
 بھڑے ہی طرح یہ باور ادھکے  
 آگے تو تعلیم کسی نہ کر سن گیا  
 شعلہ کو اک بات تو میری بہن  
 تیری باتوں کی کاجہ ملک گیا  
 اس پرانی شعلہ بھی ان  
 ستر جاوے ہی ستر جاوے

[illegible]







[illegible]

دست پامین جو لگا تو ہوں اپنی منہری	کیا نہیں جو کسی عاشق کا نگار املتا
ہو تو پیدائش ہاں مار سکا سنبھل	ہو جان خاک میں دس لکھ کا مارا مالتا
دست دیا مار دے میں گرمہ طغریں لیکن	نہیں دریا محبت کا کنار املتا
ہو گا کیا دشمن اگر سارہ جان ہو جائیگا	جب کہ وہ بڑے ہر پیر مرہبان ہو جائیگا
گر ہوا اس آہ سوزان کوئی شعلہ بلند	دیکھ لیتا خاک جل کر آسمان ہو جائیگا
اے پیر واپنی صورت تو دکھائیگا جس	صاف وہ حیرت زدہ آئینہ سان ہو جائیگا
وہ جو دل میں لگ ہی آئے کچھ نہ کی نہیں	چشم تر سے گرمہ اک دریا روان ہو جائیگا
دیکھنا او پس نیکو لکڑی کو کیونکر جاننا	لکڑی تو نیکو دل مرسل گمان ہو جائیگا
اے خون تیری نسبت نام میرا آخرش	دشت میں ہر خار کے درد زبان ہو جائیگا
باز آس و نشتانی سے کہیں چشم نہ	دیکھ میرا ز دل سب پر عیان ہو جائیگا
اے تامل کش کی تو نے اگر آذین پر	کام اتیر تیری عاشق کا بیان ہو جائیگا

کرتے ہیں دعویٰ محبت کا جو اس سفاک کی  
انے خلف را کہ روز اونکا امتحان ہو جائیگا

<p> ہمارا ادھکا ہو جس دم مقابلہ پڑتا  فراق یار میں ہو دیگی زندگی کیونکر  یہ سوز دل سے مرا شک گرم ہے کہ جہاں  نساتے نالہ پُر دروہم اگر اپنا </p>	<p> نہیں کلام کا غیر و نکاح و صلا پڑتا  کہ پیچھے جان کے یہ غم تو ہو بلا پڑتا  بدن پہ گرتا ہو دان ایک آبلہ پڑتا  تو بابا ابھی صیا و بلبلا پڑتا </p>
---	--

بیان ایک بھی اور  
کیا ہے میں محبت کے اس قدر  
مگر زاریں منع ہو کر اب کیسے رہی  
جو یہ کہیں بھی سارے وہ تھک گئے ہیں  
وہ اسی سے بڑا چاہتا تھا لیکن جو دوری  
اور جس دوری میں ہوا وہی غمت میں  
ہوا وہی غمت میں ہوا وہی غمت میں



تیرے اک تار کی قیمت میں دون چمن و قمار روبر و اوس لب پان خورہ کچھ مال سنیں	تو بھی سودا نہوا کر زلف پریشان کیا ہوا اگرچہ بکا لعل برنشان مننگا
جان تک بھی تو اگر دیکر اوسے ڈاویل کو تامل سے کرے ہاتھ لہو سے زنگین	نہ کہوں میں کہ کیا تو ذریعہ پیکان مننگا سین مندی سے سوانحون شہیدان مننگا
کر دیا آنسوؤں ذمیرے ہیانتک در آب	ایک کوڑی یہ بھی ہوا اب رطلطان مننگا

گر ظفر ایک نگہ پر تیرا ہو جاوے غلام  
چھوڑ پوست کہ نہیں چمکے یہ انسان مننگا

ساتی ہو نشہ آنکھوں میں مہول سے ہلکا ہر بات میں تو ایک بھی ہر لاکھ سے بھاری	نظرون میں ہوا بطل گراں بھول سے ہلکا گربات کو اپنے نہ کرے طول سے ہلکا
ہے جاتہ کلفت کا پسندیدہ حق اچھا کیا تیرے ذمے تن سے اتارا	ہو گا نہ گدھایہ کبھی اس جھول سے ہلکا اب کوئی نہیں اس سے مقبول سے ہلکا
خیر تارک دنیا تھوڑے سے سبکدوش صرف نہیں کاغذ کا گھر بھیتے ہیں وہ	یہ بوجھ و دنیا کے ہوشغول سے ہلکا خط ڈاک میں اندیشہ محمول سے ہلکا

وہ تیا میں طمع جو ہے گرا تبار جہالت  
کب ہوتا ہے وہ مردم معقول سے ہلکا

نہ تھا وہ آؤ تو کچھ بھی قابورات پڑ جاتا اگر ہم رو کر یازو نہ اپنی اشکباری کو	بلا سے کچھ بھی ہوتا لیکن اوپر بات پڑ جاتا جہان میں تسک یہ دیکھ کر برسات پڑ جاتا
---	--

سودا نہوا کر زلف پریشان  
کیا ہوا اگرچہ بکا لعل برنشان  
نہ کہوں میں کہ کیا تو ذریعہ پیکان  
سین مندی سے سوانحون شہیدان  
ایک کوڑی یہ بھی ہوا اب رطلطان  
گر ظفر ایک نگہ پر تیرا ہو جاوے غلام  
چھوڑ پوست کہ نہیں چمکے یہ انسان  
نظرون میں ہوا بطل گراں بھول سے ہلکا  
گربات کو اپنے نہ کرے طول سے ہلکا  
ہو گا نہ گدھایہ کبھی اس جھول سے ہلکا  
اب کوئی نہیں اس سے مقبول سے ہلکا  
یہ بوجھ و دنیا کے ہوشغول سے ہلکا  
خط ڈاک میں اندیشہ محمول سے ہلکا  
وہ تیا میں طمع جو ہے گرا تبار جہالت  
کب ہوتا ہے وہ مردم معقول سے ہلکا  
نہ تھا وہ آؤ تو کچھ بھی قابورات پڑ جاتا  
اگر ہم رو کر یازو نہ اپنی اشکباری کو  
بلا سے کچھ بھی ہوتا لیکن اوپر بات پڑ جاتا  
جہان میں تسک یہ دیکھ کر برسات پڑ جاتا

جہان میں تسک یہ دیکھ کر برسات پڑ جاتا



دل میں اداسی کی مثال گلشن کا شبنم ہونا  
 سینہ پر دھن کی پھولیں گلشن کا شبنم ہونا  
 دوستی کی لذت کی پھولیں گلشن کا شبنم ہونا  
 اپنا بیگانہ ہونا اور دوست ہونا گلشن کا شبنم ہونا  
 اپنی دنیاوی پیکیا کی ناز و نیاز گلشن کا شبنم ہونا  
 دوسرے کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا  
 توڑنا کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا  
 ہم کو لڑنے کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا  
 ہمارے ہر لمحہ کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا

جانب کا دل کو غم سے نہیں اور غم مجھے	عارت بیا کر پذیر و مال ہو گیا
زنگ شفق نہیں جو کئی مگر فلک	گرم غضب ہوا سو جو متھ لال ہو گیا
عاشق ہوا جو یار کے طرز حرام پر	آخر کو رفتہ رفتہ وہ پا مال ہو گیا

دقت نثار و روی مصفا چار کے	عکس اپنی مردان کا طمع حال ہو گیا
----------------------------	----------------------------------

کدورت دل میں ہے ظاہر ہفتائی گر ہوئی تو	ملا پاؤں ہو اتو کیا جدائی گر ہوئی تو کیا
ارحمت آشنا و پھر وہی نا آشنا ہوئے	کیسی متو دو دن آشنائی گر ہوئی تو کیا
نمایا جو عین جنو اینھن سجدہ او کیو ہو	تو کس سنگ پر چہ سبب سائی گر ہوئی تو کیا
جوانی کی قوت کوئی رک سکتی جو پتی	کسی تیر پر حاجت بردائی گر ہوئی تو کیا
لڑاؤ جاتو ہیں وہ آنکھ دیکھو بے عمر و شو	مری اس بات پر ادنیٰ لڑائی گر ہوئی تو کیا
نہیں پرواز کی عیاد بال و پر کی طاقت	نفس سے ہم اسیر ونگی رہائی گر ہوئی تو کیا
رہی چاہی جب گز نہ کچھ شکر و شہدائی	بھلائی گر ہوئی تو کیا برائی گر ہوئی تو کیا
پہنچ سکتی نہیں یاد اداس فوش کا	فلک تک آہ کو میری رسائی گر ہوئی تو کیا

نہ چھوڑی اداس بت کافر کی ہر گز دوستی نہیں	خلف دشمن مری ساری جدائی گر ہوئی تو کیا
---	--

جب آکے میری قتل کو قاتل آگیا	بمضطر ہوئی یہ سننے قضا و لگ گیا
آنا لڑو یوں فلک سہر و آتش گون	جیسے ہو جام نہ ہر ماہل اولٹ گیا

دل میں اداسی کی مثال گلشن کا شبنم ہونا  
 سینہ پر دھن کی پھولیں گلشن کا شبنم ہونا  
 دوستی کی لذت کی پھولیں گلشن کا شبنم ہونا  
 اپنا بیگانہ ہونا اور دوست ہونا گلشن کا شبنم ہونا  
 اپنی دنیاوی پیکیا کی ناز و نیاز گلشن کا شبنم ہونا  
 دوسرے کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا  
 توڑنا کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا  
 ہم کو لڑنے کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا  
 ہمارے ہر لمحہ کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا



پہلو میں کل سے اپنے اوسے دیکھتا نہیں	یارب کہ مر مراد دل پر تم نکلیا
دیکھ عذاب سوز محبت میں اس قدر	دل سے ہماری خون جہنم نکلیا

پھر خواب میں بھی بنے نہ دیکھا ڈاڑھ طفر  
آنکھوں کے سامنے سے جو عالم نکلیا

غلط گویا کی جو چپ ہو سے کچھ نہیں ہوتا	بیان چپ ہی کچھ اچھی ہے کی کچھ نہیں ہوتا
ہنسے جام لبالب بھی تو کیفیت امر کی	صرائی کے تو خالی قہقہے سے کچھ نہیں ہوتا
سہ ظلم ان تمکاروں کے کوئی کس توقع پر	کہ یا ظلم و ستم بھی تو سو سے کچھ نہیں ہوتا
مجھے بھاتی ہیں نیرنالا عزارای بلیل	مراد دل خوش تر اس چھو سے کچھ نہیں ہوتا
دکھا تو رخ تو خط یہ خط سہری سہری	کہ حاصل لطیف خبر ہلہو سے کچھ نہیں ہوتا
نہیں بھٹکتی دلی آگ گر یہ میری چشموں سے	بہا دریا تو کیا دریا ہو سے کچھ نہیں ہوتا

خط آنے پر بھی ہے عالم وہی اوس رد و تشن کہ  
طفر بے نور یہ سورج کی سے کچھ نہیں ہوتا

جو مطلب کتاب عشق میں سیاہ ہو جاتا	مری صحبت میں مجنون مٹھکا اوتا ہوتا
زبان جیانی ہو جاتی ہے اور واسطی سخن	سخن ہی نباح میں پڑتا جلا دھوتا
تیا مست کرتا سرا عاشق شوریدہ پر کیا کیا	اگر بیدار شب کو سنسکے وہ فریاد ہوتا
مرد نالوں کے پتھر موم ہو جاتا ہے پر عالم	مراد دل دہ بھی ہے سخت اک قولاد ہوتا
تجل ہو جاتا کل دیکھ رخسار کو تیر سے	تراقد دیکھ کر شرمندہ ہر شمشاد ہوتا

یہ نقل ہے  
دہلی کی کتاب  
ادب الفیہ  
یہ نقل ہے  
دہلی کی کتاب  
ادب الفیہ















جلا دیگا جانا کو دیکھ لیا یہ دل سوز  
خطر رسا کو تیری جو دیکھا اے گلستان  
ہوتی کچھ تو دل بس کی انہی صورتیں

جلا دیگا جانا کو دیکھ لیا یہ دل سوز  
خطر رسا کو تیری جو دیکھا اے گلستان  
ہوتی کچھ تو دل بس کی انہی صورتیں  
دل زخمی سے اسے ناول دل و زکوہ  
اگر چہ کھینچنا تھا انہی طرف دشوار پر کھینچنا

لب نازک پہ نہیں رنگ مٹی کا وہ  
رخ خورشید پہ چہ ابرو بیاں آن نقاب  
آپ گر یہ میں ہمارے فلک تیلی خام  
سرمد آلودہ کے راتک نے خطر جہر دل  
ہر مہمان پر وہ حکمت میں صاف آب نقاب  
لکھنا شکار کے شجون کا اشاہ میر

لب نازک پہ نہیں رنگ مٹی کا وہ  
رخ خورشید پہ چہ ابرو بیاں آن نقاب  
آپ گر یہ میں ہمارے فلک تیلی خام  
سرمد آلودہ کے راتک نے خطر جہر دل  
ہر مہمان پر وہ حکمت میں صاف آب نقاب  
لکھنا شکار کے شجون کا اشاہ میر

دل زخمی سے اسے ناول دل و زکوہ  
اگر چہ کھینچنا تھا انہی طرف دشوار پر کھینچنا

صبر بوسے لب ہو گیا تیرا دوا  
یار کے چہرہ روشن پہ دوتا دوا  
نیلو فر کا سا کوئی بھول چہ ادا دوا  
حنو سے رو کتانی یہ چہ کھینچنا دوا  
برین ادس جان جانے نہیں چہ ادا دوا  
ہاتھ کاغذ مری قاتل کے نہ آیا دوا

سے فلک طرف اس دہ جگر سے میری  
طرف جام زر خورشید پہ بنا دوا

سر مہری کی تری دل پر ایسا کھنڈا  
پیش دل منو کم گر چہ مے سننے میر  
عمد کھانڈ سے یہ گرمی چہ کہ جی چاہی میر  
پیکے چہ کیونکہ نہ موار ہو اوار می کو

کہ پینیا بھی بدن پر م آیا کھنڈا  
رکھ مندل میں لونی رنگ کے کھنڈا  
پانی اسوقت پلا ڈ کوئی کھنڈا کھنڈا  
جائیں مہر امین کہ ہر وقت سحر کا کھنڈا



[illegible]



ملا یاد دل سے یاد دل نہ لگ کر کر دیکھ کر سا	پہل پہل سے پہل سے پہل سے چل کر گھبرا
تر دامن چٹکے مر رہا سر تربت	نہ چھوڑا اپنے دیکھ دامن چھوڑ کر گھبرا

آٹھ نے آستان چھوڑا نہ اسے پر دشتین تر  
رہا دور سے تر سے دربان وہ کھڑکار کر گھبرا

نہ تحقیق ایک مرگ عاشق دلیگر کا دن تھا	کوئی تبتا تا جموات کوئی پر کا دن تھا
ہو آگوشے تھے تو یہ مینا در حجاب آسا	یہ روزا بر بھی ساتی عجب شہر کا دن تھا
بہت تھا نار ہکو آج اپنی سخت جانی پر	میان یہ امتحان برش شمشیر کا دن تھا
ہوا جس وز یہ منون تھا اس خم منقین پر	وہی دن اس دل دیوانہ کی تر کا دن تھا
نقطہ کیا زلفت تھی اسکی اندھیری ت تھر تھر	رخ روشن بھی تو اوس عالم تصور کا دن تھا
پہونچا جا ہوا تھا جلد کھو جان بلب تھا میں	نہیں یہ آج اے عیسیٰ نفس تاخیر کا دن تھا

کہا جو چاہا اوسو اور کچھ منہ سے بولے تم  
رہو خاموش کیون اب اے شہر تقریر کا دن تھا

وہ نہ ہر مومین نہ ہر وہ مومستی میں مرا	بوغاہ مست سانی کی دوستی میں مرا
دل گرفتہ ہی رنگ غنچہ رہا خوب ہے	منسکے پایا گل نے کیا گلزار ہستی میں مرا
خاک اورانی تھی اورانی ہمنو شل کر دیا	نہ بلندی میں اورایا کچھ نہ ہستی میں مرا
اے شکر اے تو فرگان کے مجروح کے بوجھ	کیا ہر زخم کاری تیغ و دوستی میں مرا
دیکھ کر کیا ابر باران سا قیادہ بھر کے جا	مے کے پتھر کا ہر اس بلی برستی میں مرا

نہ ہر مومین نہ ہر وہ مومستی میں مرا  
بوغاہ مست سانی کی دوستی میں مرا  
منسکے پایا گل نے کیا گلزار ہستی میں مرا  
نہ بلندی میں اورایا کچھ نہ ہستی میں مرا  
کیا ہر زخم کاری تیغ و دوستی میں مرا  
مے کے پتھر کا ہر اس بلی برستی میں مرا

نہ ہر مومین نہ ہر وہ مومستی میں مرا  
بوغاہ مست سانی کی دوستی میں مرا  
منسکے پایا گل نے کیا گلزار ہستی میں مرا  
نہ بلندی میں اورایا کچھ نہ ہستی میں مرا  
کیا ہر زخم کاری تیغ و دوستی میں مرا  
مے کے پتھر کا ہر اس بلی برستی میں مرا







اور وہاں بند اپنا آنا جانا ہو گیا  
کیونکہ اپنا ہی دل صد جاگ سنا ہو گیا  
اشک و سخت دل ہی ہمارے آنا ہو گیا  
سنگ اسودتیر اشک آستانا ہو گیا  
کیا کمون دشمن مرا سارا زانا ہو گیا

روایت بای موضوعه جل اول

مگر از خنزه نمایان شده نذای شب  
که شد از کاکهشان چاک گرمیای شب  
که نه سامان سحر و ماند و نه سامان شب  
صبح عشاق سه بخت بر امان شب

کیا سمجھے کیا نباہ کیا خوب  
آن نہ قرآن پر وہ شب کو  
ہو غیر کے گھر میں روز جاتے

صد آفرین از تو واه کیا خوب  
 تا صبح و کھانی راه کیا خوب  
 یان آتے ہو گا گاہ کیا خوب

یادگار عشق من چون یارم  
یادگار جان من چون یارم

[illegible]







ہو گئی ہر مری زیادہ جگہ سے نجات  
لکھ کے آرام کا ایسا چمکھ سے نجات  
ہو کہ حاضر ہیں اور مہینہ ادھر سے نجات  
وہ تو اک لمحہ مہینہ چشم بشر سے نجات  
طرفہ العین میں پہلو نظر سے نجات

گر بهر سر نه چشم او سکی خاک در نصیب  
زیر سوختن تا به کونی و من به سکر نصیب  
به صورت چهره نصیب و نکون را نیز کو بمان  
بهو به حق بین تشنه کامو زده آب اندکی  
جام جهم کی او سکی لغزون من نه کیفیت  
آب کو بهو بخامین تنک اسین فی بهو بهو  
دهر با جب تک بهر عورت را با حیرت زده  
خاک بهو کر بھی گئی گردش نصیب و نکی آه  
جکی آنکو نکون تیری خواہش دیدار  
ست او ٹھا آسودگان خاک کو اچر روز

سار و چشم و دین این کیون یاد  
هون قوی طالع نه ختیک و زرد را  
هوکا اس خار اشگانی و چشم  
بافته و تیر و جو هوا به نام خنجر نصیب  
هوک چشم مست ساقی و جگر ناعز  
آج هم بهی از ماین و دل مضطرب  
صورت آینه یان جگر و جو هر  
خاک کو اینی گدازین هوا جگر نصیب  
ادسکو ویدار خدا هو و نه ای کا فر  
اک ذرا راحت هوئی و ای کوب اگر نصیب

آتے آتے اٹھے میرے در در بھر جا وہ کیوں  
از من گشت بر ہو جانے میرے گر نصیب

سابقه است این که این دو کلام را در یک خط نوشته اند و در خط  
دو نشانه ای که در خط اول است و در خط دوم است

[illegible]



[illegible]

زیر محراب و ابرو من و انکسین بر  
هم پین خون جگر گزید : تنهایی من  
نماق مستی در نزد بوجھ کوئی مناسبت  
مے کشی کا دیو نیم محبت میں  
دین عزت بھلے کہتے ہیں محبت جود  
اگر کے نام تو سر سر سے ہم یاد آوے  
چشم ساقی اگر نہ ہو غریب یا کسی

اگر مسجد میں ہیں کہیں پہنچو اتر کر  
 کہیں ہو کہ جو ہم صحبت اختیار کر  
 پتہ اس لطف و ہن کا ہرگز دانا  
 دل عاشق ہو کیا یاد رہے یا نہ رہا  
 سچے نہایت کاشتری چشم کا بہار نہ رہا  
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ گنہگار نہ رہا  
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ گنہگار نہ رہا

بات دلی کی نہ لی اوس بت عیا رہنے ایک  
اسے ملے جس سے مددنی اوس سے مدد پاترے

ردیف بای موخده جلد دوم

جہاں دل لگی ہے ہر دُنوی و دُجانب  
 ہو رہی ہے دہ درہم ہون دُچار ہر  
 اوجھاتا کیوں کہ خسار دل تو رفتہ کوئی  
 مِرا دل اور جاگیر میں نہ شہ تیغ دو برو  
 نہ مِرا کمرہ میں فرماؤ دشت میں مجھ کو  
 وہ لکھ آئینہ اور ہم اوس پہ کیا تاشا  
 نہ جاؤ تباہ کو برہنہ در شمع کبے کو

نگی و دل پی ل میں ان کے ہونے کی وجہ  
رہی ایک کٹنگی دو دو میر و نوئی و دو  
خفاست کہ لیا ای میر و نوئی کی دو  
وہ پھینکے نوئی ان کے کا کہ نوئی دو  
یہ لیا فی ان کے نوئی و نوئی دو  
کہ جو کہ جلد سے نظر و نوئی دو  
نیت کر رہے ہیں و نوئی دو

[illegible]







دلی سزاوارت کی ہر بات پر  
دوسری سزاوارت کی ہر بات پر  
دوسری سزاوارت کی ہر بات پر  
دوسری سزاوارت کی ہر بات پر

آپ کی خاطر ہم کسے تعصب واضطرار گو نہ جاوے گی سواری آپ کی غیران گھر	دیکھ کر تیا ب ہووا اور گھر اٹنگے آپ گھوڑی کا غم کے ہیں سے مٹھے دوا اٹنگے آپ
---	--

دل اور لہجہ کر زلف میں کوئی سلجھتا ہے قطر اور ادبھیگا زیادہ جتنا سلجھا اٹنگے آپ
--

بے چسب رخ ہوا اک بر گیرن آپ سے سے تو خاک بھی کوئی تر عاشق خبات ہاتھ پہونچا بھی نہیں تا سر زلف میں نحت برشتہ اگر ہو گئے سید اپنے دیر کی گھر سے نکلنے میں جو تھے تو بیان عشق چکاڑا اگر داغ الم کو اپنے کھینچیں ہم کلک تصور جو تیری تصویر گر محبت زدیا دل کی صفائی میں اثر	میر ہوا اور کیا تو نہیں ہے آپ در نہ کتا ڈی اور زرش میں زمین آپ سے ہم گئے مٹھے دو کیوں جن پہن آپ سے تو چلا اٹنگے سید وہ میں آپ سے آپ تن سے جائیگی نکل جان میں آپ سے آپ ہو کر کشور دل ز برنگین آپ سے آپ بولے صورت گارین دیکھے ہیں آپ سے آپ میر مرنے کا ادھین ہو گا تھیں آپ سے آپ
--	---

کیسی تدبیر ظفر جب وہ کسے اپنا کرم کام مگر دے ہو بچائیں یونین آپ سے آپ
--

کیا ہو مجھے شیدہ وہ گرا آپ سے آپ اوس دل آزار کا کیا جانیا حونی مجھے ہے ابھی رات کمان جا رہی ہا تھا	شش دل اوس کھینچے گی ادھر ہے آپ دل ٹھکنا ہی مراد وہ دہر ہے آپ بول ادھنا ہی یونین مرغ تر آپ سے آپ
--	---

کمان کو دین سے ناپا پاں میں سے  
رہی ہو خانہ دل و شہرے دل و جان میں سے  
چلیاں زلف طعنے کا جو ہے دل و جان میں سے  
چلیاں زلف طعنے کا جو ہے دل و جان میں سے



جو ہلو و حرف ہو گے لکھتے تو ہر دن تم دل میں سچتے ہو  
یہ کیا کہ غیر مذکو خطا بہ خطا ہو ہمیشہ صاحب رقم چھپا چھپ  
نفس کی ہے جو کہ آمد و شد بغور کر سیر اسکی غافل  
کہ دیکھ لے ہو رہی ہے کیونکر یہ وجود و عدم چھپا چھپ  
خدا بچا دے کہ ان لیٹرون کو یاد لب چھپ ہے کس بلا کی  
کہ لے ہی جاتے ہیں دین و ایمان کو ٹوٹ کر عینم چھپا چھپ  
وہ ہے نصیب ادنا عاشقوں کے کہ بے تامل وہ دفائن  
ادراویہ ہر ایک دم میں سب کے لیے تیغ و دم چھپا چھپ  
طاف ہزار آفرین و تحسین کہ وہ کیا خوب اس غزل میں  
لکھتے ہیں اشعار عاشقانہ اوٹھا کے تو نے قلم چھپا چھپ

روایت بامی فارسی جلد ہارم

جانتے ہیں جب ہلو و حرف خواہند تین آپ	ہم نہیں نہ نہ کہ گریہ گشتہ ہیں نہ نہیں آپ
حضرت دل دیکھو کیا شروع دیکھا ہونگ	شکستہ کاری محبت کو ہیں کا نہ نہیں آپ
ہو دگس کس لطف کو خدہ تگراری آپ کی	سخ جی شریف نامہ ہوں اگر نہ نہیں آپ
مطرب لگو سر دم تو کر دود و شروع	نالہ و فریاد ملجا ٹینگے ساز و نہیں آپ
ہو سر ادھر میں اغافل و مہمان طریق	جاد و کیمیا ان جہان تھیں سہلی با نہ نہیں آپ

یار و باغ نگارین طفر گشتے ہو و نہایت  
ہیں محبت غمخون رنگین رنگارنگ و نہ نہیں آپ

روایت بامی فارسی جلد ہارم  
جانتے ہیں جب ہلو و حرف خواہند تین آپ  
حضرت دل دیکھو کیا شروع دیکھا ہونگ  
ہو دگس کس لطف کو خدہ تگراری آپ کی  
مطرب لگو سر دم تو کر دود و شروع  
ہو سر ادھر میں اغافل و مہمان طریق  
یار و باغ نگارین طفر گشتے ہو و نہایت  
ہیں محبت غمخون رنگین رنگارنگ و نہ نہیں آپ



بجای خودی که در این عالم است و در این دنیا  
که در این دنیا است و در این دنیا است

نہ اگر تو دکھائیگا صورت  
 جب کما میں زمین مواتو کما  
 اگرچہ یوسف تھا خوب صورت پر  
 ہنس آئینہ عاشق حیران  
 آئینہ خانہ زمانہ میں  
 درجے قتل چرم و قاتل  
 اور بھی آتی ہو ہنسی و سلو

و یکھو ہوگی اپنی کیا صورت  
مرنے والوں کی دیکھنا صورت  
تیری ادس ہے بھی ہر موافقت  
چکے چکے ہر تک باصوت  
سنو ہر اک انیا آشنا و تر  
و یکھو سب ہن آشنا صورت  
مین جو رذ کی لون بنا صورت

اسے ظفیر و اوس کے نام کے سوا  
نہ دکھاوے کوئی خدا صورت

مست سب جان گوشتانی نمود کی با  
دار پر کینچود و یا قتل کرد جیسے تم  
چارہ گر جان چلے ہو کہ شوگا چنگا  
ما توانی سر یہ احوال ہوا ہے ابو  
پایا پایا ترا جیسا کہ چاند از کلام  
سیمبر آتا سنین برین غریز و زور

سو جیتی یعنی نشو و نما ہر بہت دلو کی بات  
حق پرستو ہی پر پایا ہر منصوبہ کی بات  
مجھ سے کہا پچھو ہو زخم کا انگور کی بات  
کہ سنائی سنیں دیتی ترور بخور کی بات  
کہ پری کا ہر سخن ایسا نہ ہو جو کی بات  
مجھ من متدور نہیں یہ تو ہر تندر کی بات

و دلبت حسن کا ہر جیب سے ظفر اور سکو غرور  
خالی از غرہ سینین کچھ مت مغرور کی بات

[illegible]



خلق کے زمین اتر کیوں نہ کر تیرا سخن  
سچ ہے واللہ طفہ سے تری تاثیر کی رات

اروینت تہائی فوقانی جلد دوم

خواہ ہو جو کی از خواہ ہو تواری رات نہ دیا سب نے خالص تری تر گائی مجھے مارا شکہ کیا جو باز صاف مری آنکھوں سے پید ہے بے ہوشی سے جسے بوجھو سے کمان خواب کہ رہو اب میں دیکھو بجو گدڑی از طر سے غفلت میں جوانی تہی	کے مشکل سے در ظاہر تری تہائی رات شتر خاری تری بستر میں جگہ تہائی رات ہر قرہ ایک تری تہی دشواری رات شتر کا دن در سین فرقت تہائی رات تہی آنکھوں میں تہی تہی تہائی رات تہی تہی میں تہی تہی تہائی رات
--	--

رہشنی ماہ کی ہو اگر دگر دکھانا سے  
ایک طرف تاب در اپنے وہ رخسار کی رات

بسنہ طبع جزو میری اک جہان کی رات نگی ہر کان ملاحات جو زینت تہی رات دکھانا رنج مجھ اپنی توجہ دانی کے کھائی لیلی محل شین نے مجھوں کے سخی نہ بات کوئی اوس کے تہی خبر دشام کے تو کیا کہی ماشت کہ بھول جاتا ہر	نہ بیاہ وہ بھی اوس نے کیا تہائی رات کے ہر کیا وہ خدا جا لکھا کے تہائی رات نکالی اور کوئی تہی تہی تہائی رات کہ راز کی نہ معلوم تہی تہائی رات میں اک آتی ہو اوس شوق کیا تہائی رات وہ دیکھتے تہی تہی تہائی رات
--	--

Handwritten marginal notes in Urdu script, including a large diagonal note on the left side and smaller notes at the bottom.



دور دوزان سے تری نسبت از خین کشاکش  
عشق اوس آہو نگہ کا تو دوی ست است  
ادس فلک کو دشمن عالم نہ میں کیونکر  
کے بادلے کو موتی اور کچھ بالون ہیں

ساتھ آؤمے کے گوشے کے میدان میں  
کھڑے کر دوں الیہم میں اپنے ہاتھ کے تحت

روایت تمامی فوقانی جلدهایم

جواب دے مجھ کو سنو طبیب کی بات  
 کرین جو ہم تری دوری میں نالہ و دیا  
 سنیں نہ کان ملاحت اگر کہیں کچھ ہم  
 کر دو ہی کہ جو کرنا ہوا یکو منظور  
 کلام شرف و ازل میں فرتج کہ کیا  
 مجھے ہو دُر کہیں ایسا نمودل بتا

طعم نبات شیرین تر از فرش پانی  
جو پہلے بلخ سمجھتے تھے ہم حبیب کی بات

کہ نظر بازی میں اے ہمیشہ دیکھتے رہتا  
 یہ سرداغ دل پہ کیونکر ناخن عم کی آتش  
 بر سر من دیکھ کر اور عیب میں دیکھ کر  
 جسے ہوں اہر کہ کنڈنگین دیکھ کر

[illegible]



تیری گلی کی خاک ترو خاکسار  
کیونکر نہ میرے قتل کا دین تجھ کو مشور

و دشمن بی کیا بین چشم حقارت کرد و گشت  
رکعتا طفل تنفس برین کرد همگی حقیر و دست

وہ مجھے حق زادی عظم صورت  
ہم تو تر سین جال کو تری  
نہیں باقی ہر تیری صورت کو  
چڑھتا ہر مہر کا تپا لرزہ  
زخمگان عدم کی پھرتی ہر  
ہو گئے ہین مرہنِ نعم یارو  
ہاکتہ مانی تو اپنی جوم لیے

دشت گردی میں بھی طفلی نے

دوسروں کو ہر قدم صورت

بنا جو تجھے خواہنا کار دست بہت  
 کمان نصیب گالشت صحن گلشن بہن  
 بہت پیک صبا او بہت تامل شک  
 ہین دشت مین مجنون کے قدم آگے  
 کہ رکھنے بیہ نہ غفلت سوار دست  
 ہمارا تیر جو ہو گنہگار دست بہت  
 پہونچتی سب خبر تا بہار دست بہت  
 کہ بجا گو مار کے ہم لا کھہ ہار دست بہت

ادبیت نامی هندی جلد دوم

۱۶۷۲



بہارِ دل میں لکھی ہوئی ہے ہر بات  
 دل میں لکھی ہوئی ہے ہر بات  
 دل میں لکھی ہوئی ہے ہر بات  
 دل میں لکھی ہوئی ہے ہر بات

جس نے دیکھا تو زہر کو کسان سے چھلے	ہست ہو جاوے اگر کسی دہرا سا غلو چا
کان کے آؤر دے لیلین یہ کب ہو زلت ما	سانیت پتھر چیا ہو لبتا ہو پتھر کو چا
دو اگر اکسیر بھی کوئی تو وہ کیا تا کب	جسے اکبار ہی لیا ہو پتھر کا کدو چا
دل میں کیا چھوڑ گیا غم جو چاہے مگر گئی	یہ جھوڑا دیکھا جائیگا تو سارے گھر کو چا

وے چکا بدستہ لبتا تیرے کا وہ بکھرے	ہوٹھ اپنے کر کے یاد اوس لعل جان و کو چا
------------------------------------	---

اردلیت تھی ہنسی چہا تہا رہا

ساتھ غیر دیکھ تو بادہ عیش کو گھوٹ	اور ہم تجھ میں بہتین خونیا ہر گھوٹ
تلخ باتیں شکر تیرے منہ سے جاہن ہم	اس طرح دیکھ کر لب جھلجھلکے گھوٹ
منہ میں زہر کے ایسی بھرا پانی گرتا	میں نے شربت شکر کیا وہاں نہ گھوٹ
اگر میان دیکھ لے کر ڈاڈا دیکھا ترے	تو گلے کو پوان نہ اس وارہ و گھوٹ
پکے قلیان اپنا ہر دم غیر کو اودھ	میرے ہاتھ آیا تو کوئی بول نہ گھوٹ
اب حیوان بھی بہتر ترے ہمار کو	اگر شکر تیرے زہر اب ہم الفت کو گھوٹ

جام دے اور ونگو ساقی دے دے بھر کر پے پے	اگر طشت نے نہیں دیا بھی قسمت کو گھوٹ
---	--------------------------------------

ہو عجب اوس بوسہ لعل لب شیرین کی چا	پر کسان قسمت میں اس عشق علی کی چا
آب زہر کو کبھی نہ ہر گز منہ لگا	سے جو خاک دے دے باؤں میں بدین کی چا

بہارِ دل میں لکھی ہوئی ہے ہر بات  
 دل میں لکھی ہوئی ہے ہر بات  
 دل میں لکھی ہوئی ہے ہر بات  
 دل میں لکھی ہوئی ہے ہر بات











کاروان عسکر بر دم روان  
سبب باعث دولت دنیا و دین  
از برای پختن ابدل پخت

ایک گرو کاروان پخت پخت  
دزخ و ناشتاقان محبت پخت  
کشتن میان بن روان محبت پخت

از تپش جلاوه خوش شمس  
این تپش تپش جهان محبت و تپش

دل مرا در دنیا سپرد ای کاروان پخت  
چشم بابل و یک جلاوه جلاوه پخت  
چشم آفرین گر داب پخت  
رسم و رسم پخت  
یان ملک صحرانور پخت  
جی پخت  
دیو پخت  
کست ملک پخت

ایا تماشا پخت  
یک پخت  
یون و لک پخت  
ایا تماشا پخت  
پخت  
پخت  
پخت  
پخت  
پخت

آپ کا چوری پخت  
آپ کا چوری پخت

هر گاه کل کا جلاوه پخت  
دم بین دم پخت

آپ کا پخت  
پخت

Handwritten marginal notes in Urdu script, likely commentary or additional verses related to the main text. The notes are written diagonally and horizontally around the central table.







منفعل ریحان کو زہر کھایا در طرح	باغ میں جلوہ تمسار ز کبیرہ خیل سیر کا
نہید یار واد سے منو دکھایا در طرح	مخونٹھارہ رہیگا اپنی صورت کہ در آب
آفرش سر پر مہر نالیاں در طرح	نہو قرغان سے کب رگتا تھا یہ نفل شکر
سوز الفت در فریاد نکو بلایا در طرح	بنگیا سے سر بسر سیر نہ لڑا لشکر
ماؤ گنجی مجھ دل در دیوایا در طرح	چاہ میں ادس یوسف ثانی کی یاد کیا

ہم نہ کہتے تھے ظفر دل مت لگا ہر ایک کو	دیکھو یہ ادس کا فرہ آخر کو یا یا بے طرح
--	---

اپنی وہی صلاح کی جو یاری صلاح	ہم مانتے ہیں کسی غمواری صلاح
یہ ہمنے اور دل ہی ذکی یا کی صلاح	ادس بوفائی ہوئی ترک دوستی
اب تو یہی ہے اب سب جبار کی صلاح	مر جا نہ ہو جے منت کش مسیح
خزائی جو اس میں ہو سرکاری صلاح	کا کل میں دل بھنپو کہ گرفتار رفت
ہے ادسے جو دین کبھی اقرار کی صلاح	انکار وصل کیونکہ تیرا مشورہ
لیکن نہ ٹھہری ادس کو طرفدار کی صلاح	ٹھہری تھی ادس کے آئین کی بھرتی سطر
یہ لے نہ زاہدان ریا کاری کی صلاح	کنے پہ کچے پر خرابات کے عمل
بھر جا لیتے لیتے خریداری کی صلاح	بگشتہ بخت نہ ہوں کہ بخون دلوں میں

کیا ذکر اپنے منہ سے نکالیں جو ایک بات	جب تک کہ ادس ظفر نہ دوجار کی صلاح
---------------------------------------	-----------------------------------

ادس بوفائی ہوئی ترک دوستی	مر جا نہ ہو جے منت کش مسیح	کا کل میں دل بھنپو کہ گرفتار رفت	انکار وصل کیونکہ تیرا مشورہ	ٹھہری تھی ادس کے آئین کی بھرتی سطر	کنے پہ کچے پر خرابات کے عمل	بگشتہ بخت نہ ہوں کہ بخون دلوں میں
---------------------------	----------------------------	----------------------------------	-----------------------------	------------------------------------	-----------------------------	-----------------------------------

منفعل ریحان کو زہر کھایا در طرح  
نہید یار واد سے منو دکھایا در طرح  
آفرش سر پر مہر نالیاں در طرح  
سوز الفت در فریاد نکو بلایا در طرح  
ماؤ گنجی مجھ دل در دیوایا در طرح  
ہم نہ کہتے تھے ظفر دل مت لگا ہر ایک کو  
دیکھو یہ ادس کا فرہ آخر کو یا یا بے طرح  
اپنی وہی صلاح کی جو یاری صلاح  
یہ ہمنے اور دل ہی ذکی یا کی صلاح  
اب تو یہی ہے اب سب جبار کی صلاح  
خزائی جو اس میں ہو سرکاری صلاح  
ہے ادسے جو دین کبھی اقرار کی صلاح  
لیکن نہ ٹھہری ادس کو طرفدار کی صلاح  
یہ لے نہ زاہدان ریا کاری کی صلاح  
بھر جا لیتے لیتے خریداری کی صلاح  
کیا ذکر اپنے منہ سے نکالیں جو ایک بات  
جب تک کہ ادس ظفر نہ دوجار کی صلاح  
ادس بوفائی ہوئی ترک دوستی  
مر جا نہ ہو جے منت کش مسیح  
کا کل میں دل بھنپو کہ گرفتار رفت  
انکار وصل کیونکہ تیرا مشورہ  
ٹھہری تھی ادس کے آئین کی بھرتی سطر  
کنے پہ کچے پر خرابات کے عمل  
بگشتہ بخت نہ ہوں کہ بخون دلوں میں







بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔  
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔  
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔

بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔  
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔  
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔

بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔  
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔  
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔

بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔  
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔  
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔

دیکھا جب دشمن تیری چشم کی از فتنہ گر پنی کیا اچھی عمارت پر ہونا زان غافلہ کتاب قدرت ڈاگرا دوس صحت مزح کی دل سے گھرا چھپا نہیں کوی اے نادک فلک ہو رہا ہنسے خار بھی یا نوسن اب جنون جو تجھ منظور کرنا وہی ہر ایک بار	ہنے جانا گردش تقدیر کو اچھی طرح دیکھہ ہوا گلون کی یان تعمیر کو اچھی طرح کیا ہی خطا غیب تفسیر کو اچھی طرح بیٹھنے دی اس میں پرتیر کو اچھی طرح یا توں نے پردی مرد زنجیر کو اچھی طرح اسن تو لے عالم مری تقریر کو اچھی طرح
دے کے دل اوس سنگدل کو کر کے ہم امتحان سے ظفر اس آہ بے تاثیر کو اچھی طرح	
رویت حار مہملہ جلد حارم	
سے سوز غم سے یہ دل بقیاب کی طرح کیسے غم میں سے وہ رخسار تابناک سبیل پر زلفت قدم ترا سحر کی روش رنگین طبیعت اوسکی ہوا لند کس قدر گویا ہر ایک رجب یا قوت ہ دہن آنکھوں کے عکس میں ہوا چھٹے ہو عقلیت یہ تم ہماری نہ جاؤ کہ غافلہ ہر خاک و اشک خون قبا ی برہی	آتش یہ بقیار ہر سیاب کی طرح پوشید زریا برہر متاب کی طرح کلیک لب ہنر ز گل شاداب کی طرح ہر رنگ میں سکر وہ آب کی طرح دندان ہن او میں گو خوش آب کی طرح آئینہ اوسکے آگے ہر تالاب کی طرح دنیا کو ہم ہن دیکھ رہے خواب کی طرح تن پر لباس اطلس و خواب کی طرح



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱















ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے  
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے  
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے  
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے

یہ لہذا قرآن کی ہر تفسیر کا پہلا کاغذ نہ ملتا نہ سوا کسیر کا پہلا کاغذ دیکھتا ہوں میری تفسیر کا پہلا کاغذ	شیطانیہ کے بہترین بہترین پیرنگ سیکڑوں کے جو کچھ دیکھیں مگر دیکھو جب جرم و فساد کو دیکھو تو غور
---	--

سب نوشتہ سے ظنی نہیں بی جاتی سب وہی اک خط تفسیر کا پہلا کاغذ
---

روایت رام محلہ اول

یہ تیروہ ہر کہ جاوے کو توڑ کے پار جاوے کی دیوار و در کو توڑ کے پار نظر کا تیر گیا ہر نظر کو توڑ کے پار چلا سے کس لیے فرما دے کو توڑ کے پار کہ جیسے تیر کوئی ہو سیر کو توڑ کے پار ہو بہن غار یہ گلبرگ تر کو توڑ کے پار	خدنگ عشق و الیا ہر کو توڑ کے پار ہزار ہا روزانہ در بند کچھ گاہ اسوہ آنکھوں میں تل سمجھو نہ رو بہ اتر سکا نہیں دریا عشق کو کوئی فلک و آہ ہماری گزر گئی اس طرح کہاں ہوا دس لکڑی کہ ہر لکڑی کا نو
--	---

غلو سے قناب منہ چال اس بن طاق ہوا ہی تھا نالہ تم کو توڑ کے پار
---

خواب کی سیر اور ہر اور سیر بیداری تیری شان حسن میں طرز ادا داری کس طرح ہو سکے یارو یہ بیماری	وقت غفلت و رویہ نگاہ و تیری اور تجھ کو صدمہ میں سے تیری درمندان محبت کا جھیسوں علاج
--	---

ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے  
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے  
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے  
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے



۵۵  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی

سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی

سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی

پیدا گاہ کر کہ بجلی حسن یار سب جا ہے آشکار  
 شعلے سے طور کے ہین کم روشنی میں ہر سنگ کا اثر  
 کیون کہیہ و کنسٹ میں مہر مارتا ہے تو ہر گرما جتو  
 تو جھکو ڈھونڈھتا ہے چھپا وہ جتو میں ہر پتو ہر جتو  
 جوش بہار حسن کسی گل سے ایسا ہے یہ جنوں کا جوش  
 مصروف استعدہ جو کر میان درمی میں ہر غنچہ ہر سر  
 ہے دور جام و صحبت یاران زمرہ دل کیفیت جباب  
 کچھ ہر اگر مرہ تو ہی زندگی میں ہر باقی ہے در  
 ای خود پرست پوچھتا کیا ہے خدا کی راہ ہر وہ بہت تریب  
 کم کردہ راہ آپ تو اپنی خودی میں ہر ای سوختہ جگر  
 صد داغ سوز عشق سے کھالیکہ صد ہزار ہر داغ دل پہ لو  
 لذت کچھ نصیب اگر عاشقی میں ہر ای سوختہ جگر  
 افشاں راز عشق نہ کر کے چپ کی بات پر وہ ہی خوب ہر  
 جی ہی میں اپنے دے جو کچھ جی میں ہر خاموشی کے طفر

یا لگی ہو سخن بوسی ہین استعدہ  
 اور تعین تنگ ہم آغوشی ہین استعدہ  
 کیون میان دل ہوش بہوشی ہین استعدہ

یا تو وہ کہتی تھی سرگوشی ہین استعدہ  
 ہکو یاس اٹھانہ ہر بات پر پہلوتی  
 ہوش میں آؤ ہین کہتے ہوتے ہوش

سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی











Handwritten text in the top margin, likely a continuation from the previous page or a separate note.

کرتہ ملک تیری جدائی میں رہوں		ابر کے مانند آنکھیں اشکبار
اور تخلص اس سے کوئی کتا نہیں		
جاسکے اتنا بھی کہ سن او گلزار		
دو گر گریہ نے چشم پر اب کے اندر	دکھایا ہو کو سمندر حباب کے اندر	
گماہ دست میں ساتی کی جو کیفیت	بھلا کمان پر وہستی شراب کے اندر	
برنگ شلہ فلوں میں ہونہ پوشیدہ	تھارا عارض روشن نقاب کے اندر	
نور اجیتہ حقیقت ہو گرم نظارہ	وہی جو در سے میں جو آفتاب کے اندر	
اگرچہ صاف نہ دل سادہ لوح پر	جو دیکھا ہے نہ دیکھا کتاب کے اندر	
کمان پر سینے میں بیکان دو بٹھاؤ	چھپا ہوا دل برا منظر اب کے اندر	
ہمارے آنسو دن میں یوں کہ راز عشق ظہر		
کہ جہر طرح سے ہونو شہو گلاب کا اندر		
دکھا لاکھ وہ شاہ دوزیر کا محضر	سند نہ رکھے گا کوئی فقیر کا محضر	
بروز حشر دکھا دیکھ گاہ و دل پر داغ	خدا کے آگے تمھارے اسیر کا محضر	
فلک کے صفو پر جو مژدہ کی مہر میں	مگر یہ ہے کسی روشن ضمیر کا محضر	
جگر یہ اس کے نہ تو داغ یہ سمجھ گلیگر	ہوا ہے تجھ پر یہ شمع منیر کا محضر	
ظفر نہیں ہے کیسویہ مورو نقشب		
یہ چاک ہو گا تمھارے مشیر کا محضر		

Handwritten text in the right margin, continuing the poetic theme.

Handwritten text in the bottom margin, likely a continuation or a separate note.



رخعت پرواز گر صیاد تو دیتا، مین رکتی هستی مین مدم کیونک ام بنا جو تھی جو تو بان مانہ اور بھی ہاتھ نہ ساز فدائے اوس رہا اب ہم نقش پرواز مین عصہ ہستی کی تھکاتا کر بیٹان گرم مارا کر دین کو بہن پتھرون عشق مین نور تھا خیر البشر کا گو تھا ہر برہن بشر جاؤ مین پیش نگاہ یار ہونے کو شمار دیدہ مشتاق کا شوق نظارہ دیکھنا	ہم جن مین ہو بخیر باد سحر کی پیشتر ہو تو واقف اس شام پر خطر کی پیشتر پر یہ فتنہ تھک کر کہاں اس فتنہ گر کی پیشتر نہ بہت کراہیے دیوار در سے پیشتر اک نفس مین ہم گذر جائیں سر کی پیشتر قدتہ اوسکو مارتا تھا اپنی سر کی پیشتر حق اگر ہو یہ بشر ہی تھا بشر کی پیشتر پیشتر دل سے جگر اور دل جگر سے پیشتر چاہتا ہی مین کل جاؤں نظر کی پیشتر
---	--

پیش آیا آہ جو چو کہچہ کہ راہ عشق مین  
کدیا تھا ہمدیونے طش سے پیشتر

رویت رای مہل جلد سوم

تھاری گایان تاپون مین بیکہ لایج پر مری اک بات تری بھی تم تو رکھو ہر خدا جان کھیا کچھ بھڑو مین عشق زول مین غم دست سفارش لاگھ پر سحر کر کر کوئی نہیں سنتا کسا سب مرے دل کو پیچ پیچ مار گیسے	کونو گاج حقین ہوا نہ تو مکر و بیج پر لگے دیو کا دل کس طرح اور ذکی کے پیچ پر نہین ہوتی ہو نیت سیر کی اس کھانچ پر وہ ظالم جیا آ جانا ہے اپنی بانگی پیچ پر بچا ہرگز یہ نہ شہادت کا مارا اپنی پیچ پر
---	--

Handwritten marginal notes in Urdu script, likely commentary or additional verses related to the main text. The text is dense and covers the left margin of the page.

Handwritten marginal notes in Urdu script, likely commentary or additional verses related to the main text. The text is dense and covers the bottom margin of the page.







در نایای نعمتین هر دم یان بکهار با نوحه  
آتا زبان به میری حب نام بر تھال

پیونجی بدو گو میری کشتا طغر، دلسر  
یا بو علی قلندر یا بو علی قلندر

بلا دگر نہیں کہتی تو ہم ز رہتھیلی پر  
 دل اسو زبان کو مس کر کھنڈ لو لیکر پھیلی  
 خدا جانی کس رشتہ قمر کی بندر فاطمہ  
 جہن میں کون دے نوشی کو آیا ہو اسانی  
 کوئی اس طفل کو ہنگام بازی کا سر نہ  
 لگیں میں انکو مت سمجھ کیا اعمال لکھنے کو

قدم وہ عشق کے کوئے میں گاڑی اور طغرانیہ  
کہ جو سربازانہ رکھلے پہلے مستحیل پر

روایت می‌بندی جلد اول

دیکھو دیکھو مراد کا فریبے پر نہ تیر  
 غل سدا وادی حشت میں رکھوں گا ہر  
 دیکھو ملک نور سے آئینہ دل کو میرے  
 تاج زر کے لیے کیوں شمع کا کھڑی

کمال اسرار کو قائم نہ کر دینا  
 جو فضل و کرم سے ہم نوا  
 تو ہم سب کس کی ہمت پر  
 قیام انہی کی ہمت پر  
 کمال اسرار کو قائم نہ کر دینا  
 جو فضل و کرم سے ہم نوا  
 تو ہم سب کس کی ہمت پر  
 قیام انہی کی ہمت پر



ہاں تو دیکھو کہ ہر ایک کی ہمت  
 ہاں تو دیکھو کہ ہر ایک کی ہمت  
 ہاں تو دیکھو کہ ہر ایک کی ہمت  
 ہاں تو دیکھو کہ ہر ایک کی ہمت

عجب یہ صراحی شراب ناب کی توڑ اویٹھنگے ابر جو ساقی بو نہیں کیفیت سوال بوسہ پہ دیکر جواب توڑے تو چمن میں اوس تن نازک سے گر مقابل ہو غمون کی اتنی گراں بار یوں اچھوڑ نہ ڈال کر کمر میں دیکھتے تھپ اندھیر	تو رکھ دین مست کی دین جناب کی توڑ توڑ رہو دین کہیں تو یہ نہ ہم شراب کی توڑ نہ خاطر اچھوڑیں اس خانہ شراب کی توڑ تو تپیان اچھوڑیں گل گلاب کی توڑ کمر نہ میرے دل گرم اضطراب کی توڑ نہ رخسار سے توڑیں نہ آفتاب کی توڑ
--	--

رکھے ہے فکر مری وہ باندہ پروازی  
 کہہ سے اک آن من ہمت طفر عتاب کی توڑ

ردیف زار مجر حیدر اول

بشر کو کیوں نہ ہو پریشان نشیب و فراز فلک عروج و منزل سے اک زمانے کو کہی جاوے راہ فنا کو طے ہر دم خمیضہ اوج میں سیار میں رہی بھی کہوں یگہڑ کو کیا خاک میں بیان کرد دکھاؤ ہے میر عاشق کو تامل نکال کیوشت کرے ہر فلک کی کیونکہ ہمیں ہر راہ محبت میں ہرمان دریا	کہ دم کے ساتھ ہر ہرمان نشیب و فراز دکھاؤ ہے ریش ہرمان نشیب و فراز سمجھے کچھ نہیں عمر روان نشیب و فراز دکھانا کہ کو نہیں آسمان نشیب و فراز کہ سیری طرح سے دیکھو گمان نشیب و فراز ہریر تیغ و تیوک سنان نشیب و فراز کہ اس ہنر دے میں ہرمان نشیب و فراز ہرنگ گرد رہ کاروان نشیب و فراز
--	---

ہاں تو دیکھو کہ ہر ایک کی ہمت  
 ہاں تو دیکھو کہ ہر ایک کی ہمت  
 ہاں تو دیکھو کہ ہر ایک کی ہمت  
 ہاں تو دیکھو کہ ہر ایک کی ہمت

کہوں کہ اس کا ہر حال  
 کہوں کہ اس کا ہر حال  
 کہوں کہ اس کا ہر حال  
 کہوں کہ اس کا ہر حال

ہاں تو دیکھو کہ ہر ایک کی ہمت  
 ہاں تو دیکھو کہ ہر ایک کی ہمت  
 ہاں تو دیکھو کہ ہر ایک کی ہمت  
 ہاں تو دیکھو کہ ہر ایک کی ہمت



۳۳  
 دیکھو یہ کونسا ہے جو دیکھ کر دل سے  
 رنج و غم کی لہر اٹھ اٹھ کر  
 دیکھو یہ کونسا ہے جو دیکھ کر دل سے  
 رنج و غم کی لہر اٹھ اٹھ کر

دیکھو یہ کونسا ہے جو دیکھ کر دل سے  
 رنج و غم کی لہر اٹھ اٹھ کر  
 دیکھو یہ کونسا ہے جو دیکھ کر دل سے  
 رنج و غم کی لہر اٹھ اٹھ کر  
 دیکھو یہ کونسا ہے جو دیکھ کر دل سے  
 رنج و غم کی لہر اٹھ اٹھ کر  
 دیکھو یہ کونسا ہے جو دیکھ کر دل سے  
 رنج و غم کی لہر اٹھ اٹھ کر

دنگ بان رونق دہران مٹی زریب	موجز لب سیر سہرخی ہر سیاہی آنیر
تیری مژگان کی پلٹن میں ان سب کا پتا	توم کا اور نہیں اس میں سیاہی آنیر
گسکا پھر تار مری آنکھوں میں صافی جوڑا	ہو گیا رنگ جواب اشک کا کاہی آنیر
کبھی انکار عشق سے کبھی ہے اسرار اسے ظفر کرتا دیا تین دل واپس آئیر	
سنگ سرمہ کیا یونگر یار کو تیر	جس طرح سنگ فسان کرتا تو کو تیر
تن پر نہ ترا دشتی جو سدرشت آذر	تو کر دی باد صبا خار سے ہر خار کو تیر
گل او سی دیکھ کے دیوانہ ہوا ہر قصدا	بلبلین کیوں نہ کرین نشتر متقا کو تیر
نوک سیر کی نہیں کچھ سرمہ میر سے کم	پھر کیا تو سن دشت کی جو رفتار کو تیر
نگہ یار غصہ پاک دوا دل کی نہ ہو	کہ دوا دیجے نہ اس طرح کی بیا کو تیر
قیمت نیم نگہ دیتی ہن عاشق دو جہاں	کر دیا عشق ذیہ حسن کے بازار کو تیر
اسے ظفر دیکھنے کیا ہو کہ وہ سفاک جہاں آج پھر دیکھتا ہے اسے گرفتار کو تیر	
اگرچہ منزل رشک تیری دور دراز	پہونچتا اپنا بھی پیک نظر ہی دور دراز
خندنگ ناز سے کہہ کر و نہ کوتاہی	کہ عرصہ دل سے نہیں تاجا ہی دور دراز
پہونچتے ہیں کہیں مہر کے تاسر منزل	غریب و راہ عدم استقر ہی دور دراز
نہ روک تو ہیں جان دی بجو کیا ناصح	بلا سے راہ محبت اگر ہی دور دراز

دیکھو یہ کونسا ہے جو دیکھ کر دل سے  
 رنج و غم کی لہر اٹھ اٹھ کر  
 دیکھو یہ کونسا ہے جو دیکھ کر دل سے  
 رنج و غم کی لہر اٹھ اٹھ کر  
 دیکھو یہ کونسا ہے جو دیکھ کر دل سے  
 رنج و غم کی لہر اٹھ اٹھ کر  
 دیکھو یہ کونسا ہے جو دیکھ کر دل سے  
 رنج و غم کی لہر اٹھ اٹھ کر



[illegible]







دریغ بین و حاکم جلد چهارم  
در بیان حال و سبب و اثر و عاقبت و...

بی نہیں لگو کا گلشن میں بھی دن اگر	بسکہ ٹیکو ہو گیا از کد پیا خزان سے انس
طرز گریہ و ہمیشہ دیدہ تر کو مرے	آستین سے رلبہری یا گوشہ و اماں سے انس
ساتر ہی سے رہیگا دیکھنا بجز وصال	سے نہایت ہی بچو تیرے غم بھراں انس
تم ہو جاوے قیامت شک خصلت سے انس	بھاہی ہرگز نہیں انسان کو شیطاں انس

ہونہ کر رسم و خط و پیغام اونسے اور ظفر  
اد کو بھر معلوم ہوو اپنا کس اونسے اونس

لب شیرین کو تری چاٹ کر بس چشم گس	بھی نظرون میں سے جاوے بس چشم گس
میں وہ لاغر ہوں کہ بن جاوے خشنا	اپنی تر گانہ اگر دی مجھ خس چشم گس
لب کا تل نقطہ مقابل ہو دو چاقو بن	ہر حرفیانہ نظر سو دیکھ چشم گس
تنگ چستی تجھ ہو کیونکہ تیرا اہل ہو	تو گس اور تری چشم ہوں چشم گس

رنگ خال لب شیرین سے ظفر اونسے بند  
نگران سو سے شکر لاکھ ہر چشم گس

دریغ بین و حاکم جلد دوم

چاہیے درویش کو کیا بادشاہ لیا	چھوڑ کر دلچ اپنا کیوں بندہ مگانہ لیا
رنگو ناقص عقل کہ جو مرد فرزند لیا	پر نہ عورت کو بناو مرد مرزا نہ لیا
خاک کو کوچی کی تیرے اچوتن پاوی	جاننا ہر ناخبرہ یہ تیرا دیوانہ لیا
بادہ کش افسی ہیں سپر گرچہ پریشیز	چھین کے سدا وہ دگر نیم پیا نہ لیا

دریغ بین و حاکم جلد دوم  
در بیان حال و سبب و اثر و عاقبت و...

دریغ بین و حاکم جلد دوم  
در بیان حال و سبب و اثر و عاقبت و...



خاک و باد و کشتن و چرخ جام و سیر  
کیا عدم میں بھی دیکھنا نہ ہوش کی

ہم وہ آوارہ و سیر طفر میں کہ ہیں  
نہ تو ویرانے کی پرہیزگری نہ بستی کی ہوس

روایت شین معجز جلد اول

بھولانہ تجھ یہ کبھی اس یاد کو شاہ  
ہر روز ستم تادہ ہر روز دنیا ظلم  
گویانی اگر ہو لب لباب ہم جگر کو  
تازک ہر تو کس کام کا نام شاہ گردل  
المت لکھ کہ ہوئی اتنی تو تاشیر  
یہ قتل کا ہر شوق کہ آڑ جاے اگر سر  
مرغ حین قدس کو اس دام سے کیا کام  
کیا طرز و قاع عشق کو سکھایا دلا واد  
مرمر کے ہو و داخل حبت غنی آدم  
آسان نہیں سنگاب سہرا کے مرنا

شاہ باں ہمار دل نا شاہ کو شاہ  
ای شمع شکر تری ایجا و کو شاہ باں  
اتنا کہے اوس خبر مباد کو شاہ باں  
نولاد بنا آئینہ نولاد کو شاہ باں  
کتے ہیں وہ شکر مری فرما کو شاہ باں  
پیدا ہو صد اخلق سے جلا و کو شاہ باں  
پر کھینچ ہی لایا مجھے صیا و کو شاہ باں  
شاہ باں تجھ اور رادشاہ کو شاہ باں  
پر چھو لہ جاؤ پر راولاد کو شاہ باں  
کیا کام کیا عشق میں فرما و کو شاہ باں

ہیں لاکھوں خیالات میں فکر سخن اپنا  
تیری طفر اس طبع خدا واد کو شاہ باں

ہمیشہ باندر میں شاعر شہاب کو تاش  
بڑی ہی جھوڑ میں کتو میں یہ کواش



























محمد بن قاسم بن محمد بن علی بن ابی طالب  
بن ابراهیم بن محمد بن علی بن ابی طالب  
بن ابراهیم بن محمد بن علی بن ابی طالب  
بن ابراهیم بن محمد بن علی بن ابی طالب

دل و سکی جنبش تر گان سر کیون خنجر کرد  
 اوٹھا کر آنکھ دیکھا چمن میں نہر گسے  
 ملوان میں اپنی کف پا سجا سنے دیہ تر  
 رکھیں ہم ادس دلہنم آشنائی کیا  
 نہ توڑ و دل کو مر دای تیان سنگین دل  
 کہ اس مریض کو بان بستی ہوا کا لحاظ  
 رہا جو ادس کو تری چشم مریہا کا لحاظ  
 مگر ہے مجھ کو ذرا سرنخی خاں کا لحاظ  
 نہ پاس یار کا جب کو نہ آشنا کا لحاظ  
 درود خدا کر و خانہ خدا کا لحاظ

مختلف بلاد و دیو سے بہر کے ماہر و مخبر  
اگر اوٹھانا ہے منظور دلربا کا لحاظ

از دولت نظامی معجز حل چهارم

کلی میں یا کی بت رکھا قدم پہ لحاظ  
 ہماری شکل نے سب حال کی یادوں  
 فلم وہ کرتا ہن اس پر بھی ہاتھ اچھا  
 جب اس کے حسن میں یوسف نور کا ہمسر  
 مبادا چونک ادا ہو خواب ناز سے وہ گل  
 ابھی ڈوب میں قیون کے گھر کے گھر لیکن

گئے بھی تو بادب آؤ بھی تو ہم پہ لحاظ  
 زبان سے گو نہ کہا ہے دل کا غم پہ لحاظ  
 اگرچہ کر کے ہن خطا دن کو ہم رستم پہ لحاظ  
 تو جا چھپا دہ پس پردہ عدم پہ لحاظ  
 ہن میں جاؤ ادا باد صبر دم پہ لحاظ  
 ہم اس کے آگے نہیں ہوؤ چشم غم پہ لحاظ

طف نہ پھینچ سکی اس موکر کی جب تصویر  
تو سر جھکا کے ادھائے نہ ہو تسلیم کا

روایت عین مملو اول

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳















ادیت فاجی سداول

کہ رہا دو طھا او دھری حشر و حسرتا کہ رہی دو وطن او دھری وادریا وادریخ

ادی طفرین کیا کون کتا سم پشیرین  
دل مرا آکھون مہری وادریا وادریخ

جاسیے نے شمع بجکے سر مرن چرائی	داغ دل روشن تو زیر خاک پر دھن چرائی
بنش دامن تیرا دسم صدم	گل بنین ہوتا چمن میں گل کا یہ روشن چرائی
یون پس ترگان پر دوسری خیم برجا	رکھ دیا جیسے جلا کر پوس چلین چرائی
شب دکھا کر نور و رخ روشن کر غارتگری	ساتھ اپنی راکھ کر گتہ میں کب ہرن چرائی
وقت صحبت یار کی گھر میں اندھیر خیا	رشتی اوستی غماز اور دشمن چرائی
راہ جو رہی جھانک جو دروہ شمع رو	آب رخ سون کیا دیوار کا رو دن چرائی

شمع سان جلتی ہیں سب سوز الم کی ہم طفر  
ہے جلاتا گھر میں گھی کو ڈبت یزمن چرائی

ادیت عین معجمہ حلیہ ہمارم

بچک کا ہر جو کوئی رخ کا بند پداغ	دیتا ہی تہا کو بھی وہ رخ کمن یہ داغ
کیون داغ تو نہ دی ہیں ہر زو جاکہ	انجم کی لاکھون ہیں دل رخ کمن پداغ
دھوپنے دل سے داغ سما می دھو کر	گر جاہتا ہی ہونہ لہر میں کفن یہ داغ
ہر چند عیب سب یہ ہوتا ہی داغ کا	یہ خوشا مہاس کا اس دفن یہ داغ
دیکھ جو اد کے دانت مٹی میں	ہو رشک کی اگر دل در عدن یہ داغ

بہان پادشاہ کی بیگم ادیت  
دیکھا کہ زبانی سے اعلان ہوا ادیت  
یون نہ لکنا کہ جاکے ادیت  
مہری وادریا وادریخ ادیت  
گردن چمن سے لکھون ادیت  
عم طفرین کیا کون کتا سم پشیرین ادیت  
دل مرا آکھون مہری وادریا وادریخ ادیت  
جاسیے نے شمع بجکے سر مرن چرائی ادیت  
بنش دامن تیرا دسم صدم ادیت  
یون پس ترگان پر دوسری خیم برجا ادیت  
شب دکھا کر نور و رخ روشن کر غارتگری ادیت  
وقت صحبت یار کی گھر میں اندھیر خیا ادیت  
راہ جو رہی جھانک جو دروہ شمع رو ادیت  
شمع سان جلتی ہیں سب سوز الم کی ہم طفر ادیت  
ہے جلاتا گھر میں گھی کو ڈبت یزمن چرائی ادیت  
ادیت عین معجمہ حلیہ ہمارم ادیت  
بچک کا ہر جو کوئی رخ کا بند پداغ ادیت  
کیون داغ تو نہ دی ہیں ہر زو جاکہ ادیت  
دھوپنے دل سے داغ سما می دھو کر ادیت  
ہر چند عیب سب یہ ہوتا ہی داغ کا ادیت  
دیکھ جو اد کے دانت مٹی میں ادیت  
دیتا ہی تہا کو بھی وہ رخ کمن یہ داغ ادیت  
انجم کی لاکھون ہیں دل رخ کمن پداغ ادیت  
گر جاہتا ہی ہونہ لہر میں کفن یہ داغ ادیت  
یہ خوشا مہاس کا اس دفن یہ داغ ادیت  
ہو رشک کی اگر دل در عدن یہ داغ ادیت

بہان پادشاہ کی بیگم ادیت  
دیکھا کہ زبانی سے اعلان ہوا ادیت  
یون نہ لکنا کہ جاکے ادیت  
مہری وادریا وادریخ ادیت  
گردن چمن سے لکھون ادیت  
عم طفرین کیا کون کتا سم پشیرین ادیت  
دل مرا آکھون مہری وادریا وادریخ ادیت  
جاسیے نے شمع بجکے سر مرن چرائی ادیت  
بنش دامن تیرا دسم صدم ادیت  
یون پس ترگان پر دوسری خیم برجا ادیت  
شب دکھا کر نور و رخ روشن کر غارتگری ادیت  
وقت صحبت یار کی گھر میں اندھیر خیا ادیت  
راہ جو رہی جھانک جو دروہ شمع رو ادیت  
شمع سان جلتی ہیں سب سوز الم کی ہم طفر ادیت  
ہے جلاتا گھر میں گھی کو ڈبت یزمن چرائی ادیت  
ادیت عین معجمہ حلیہ ہمارم ادیت  
بچک کا ہر جو کوئی رخ کا بند پداغ ادیت  
کیون داغ تو نہ دی ہیں ہر زو جاکہ ادیت  
دھوپنے دل سے داغ سما می دھو کر ادیت  
ہر چند عیب سب یہ ہوتا ہی داغ کا ادیت  
دیکھ جو اد کے دانت مٹی میں ادیت  
دیتا ہی تہا کو بھی وہ رخ کمن یہ داغ ادیت  
انجم کی لاکھون ہیں دل رخ کمن پداغ ادیت  
گر جاہتا ہی ہونہ لہر میں کفن یہ داغ ادیت  
یہ خوشا مہاس کا اس دفن یہ داغ ادیت  
ہو رشک کی اگر دل در عدن یہ داغ ادیت











تکلیف کے ہم نہ کھنڈے گا اور کچھ قاصد ہر پہلے عشق کے آرام ایک دم میں تو یہ جان کنی جو بڑا کام مشکل اور فریاد اس قرآن عدم کی خبر خدا جاسے نہ راہ کو گھیرے تو یہ سبست میں عشق کی نام قدم سچے رکھے دل رچھبت من جو دیکھیں تیلہ دل میں رتا اوس کی	کرنیے خط میں رقم اپنی بکنا تکلیف کرے ذرا جو میان ہا سچ دم کینہ اس کو اپنی میں کینہ دم تکلیف اگر کو پین ہو یا جانب عدم تکلیف اوتھا تو جان پہ جو اس قدر میں تکلیف یہ راہ وہ ہو کہ جو جہن سر قدم تکلیف کرن نہ شیخ جی صاحب سو خرگ تکلیف
---	---

دیا ہے ایسے ست گر کو دل ظلم سے  
کہ جس سے جان کو ہو پوچھو و سیر تکلیف

روایت تاج چارم

تجربہ شراب عیش کے پوچھو چار حرف لا ایک حرف شکوہ زبان پر نہ چرخ کا جہاں جواب نامہ سلم بھر کے خون سے تو لفظ کی شرح کو میں بیا ضیق بہت سیاہ بیا تو ہو رقیب کے کوٹھی پہ تم مگر ناحق جو کینہ رکھتا تو مجھے اسے حسب روز ازل سے نام محمد کے اسی ظفر	اور اس طرح کے ہمزہ چار حرف بھیج اے ستم شعار کینے پہ چار حرف دی بکھینچ اپنی کشتے کے سینے پہ چار حرف پھیلے ہیں یہ ہزار سینے پہ چار حرف سن جاؤ میری ٹھہر کے زین پہ چار حرف تلف تجھ اور اس سے کینے پہ چار حرف کندہ ہیں اپنے دل کو کینے پہ چار حرف
--	---

Handwritten marginal notes in Urdu script, likely commentary or additional verses related to the main text. The text is written diagonally and horizontally along the left margin.

Handwritten marginal notes in Urdu script, likely commentary or additional verses related to the main text. The text is written diagonally and horizontally along the bottom margin.















تھا کہ کو مسند کھواب سمجھتے ہیں نصیب		اور وہ جاہلین مسند کھواب کے خاک
صاف دنیا میں دنیا کوئی روشنی		خاک پر لگتی نہیں چادر مہتاب کو خاک
خاک ہو ہون میں آسیر جھٹکے ہو		گر لگے جاگے مری دامن اجا کو خاک
تاب دندان سے طغراو کے گرے گز بجلی		
کرے اکدم میں جلا کر درخوش آب کو خاک		
لگی ہے اس تری وحشی کے یہ بے سوز خاک		لگا تو دھڑا اگر بھاڑ پیر میں سے خاک
کمان رہا زری گل خیر تو لے بلبل		اڑا کے لپٹی یا ذخراں میں سے خاک
ہو نہ ہم میں نقطہ راہ عشق میں رہا		ہزار دن ہو بیان قیس کو ہاں سے خاک
ڈرے جو سوز محبت سے دل میں پروا		لو کیا لگا ڈوہ لوح شمع انہیں سے خاک
ہر ایک شخص جو زیر ناک مگر رہے		جھڑی ہو کیا کہیں انجم کس سے خاک
بیجا نہ خاک سے دامن کہ ہاں کر گیا کیا		لگے گی زیر زمین جب سے کفن سے خاک
ظلم سے تو بھی وہ آتش زبان کہ ہو جگر		
دل حسود تری گرجی سخن سے خاک		
روایت کا ف جلد دوم		
حال انبا کرے کیا تہا بیمار بیان خاک		دم لینی کی بھی نہیں تاب تو ان خاک
مالون سے مری آب ہو سنگ و لیکن		اوسکو بنوا کچھ اثر آہ و فغان خاک
جون نقش قدم مل گئے دیان کی میں لاکھوں		رکھانہ فلک تو کس کا بھی نشان خاک

دنیائی دنیا میں دنیا کوئی روشنی  
خاک پر لگتی نہیں چادر مہتاب کو خاک  
گر لگے جاگے مری دامن اجا کو خاک  
تاب دندان سے طغراو کے گرے گز بجلی  
کرے اکدم میں جلا کر درخوش آب کو خاک  
لگی ہے اس تری وحشی کے یہ بے سوز خاک  
کمان رہا زری گل خیر تو لے بلبل  
ہو نہ ہم میں نقطہ راہ عشق میں رہا  
ڈرے جو سوز محبت سے دل میں پروا  
ہر ایک شخص جو زیر ناک مگر رہے  
بیجا نہ خاک سے دامن کہ ہاں کر گیا کیا  
ظلم سے تو بھی وہ آتش زبان کہ ہو جگر  
دل حسود تری گرجی سخن سے خاک  
روایت کا ف جلد دوم  
حال انبا کرے کیا تہا بیمار بیان خاک  
دم لینی کی بھی نہیں تاب تو ان خاک  
اوسکو بنوا کچھ اثر آہ و فغان خاک  
رکھانہ فلک تو کس کا بھی نشان خاک



رویت کا فتیلا

خطا وارو کا خط کیا کیا جانو نامہ پرن  
بستر سے دو رنگ زنا رگاہ پار کیا کیجے  
جو دل کو راہ دل کی مشکل نہ پہنچے  
زبان پر نہیں لانیکے ہرگز حرف شکوہ کا  
یہ کیا روزا یسا نہ تیر مجھ کو نکالو  
خفس سے چھٹکے مرغ ناتوان کیا جا گئیں  
چمن میں نانہ شک فتن ہو جا ہر غنیمت  
بھلا آتا تو روز کی اگر منلو ہے زنا

کہ ہن رستو میں لاکھوں طرح کا خوف و خطر وہاں  
 جہاں تک پہنچ سکتی ہو پہنچتی ہو نظر نہ  
 تیرے دل کی خبر یہاں تک مرد دل کی خبر وہاں  
 ستم کرنا جہاں تک ہو تجھ کو منظور کر دیاں  
 پہنچ جائیگا اگر مجھ سا کوئی شور و مہر نہ  
 کہ جھڑپ نہ ہن سے جا جاؤ سب کو مگر وہاں  
 شیم کا کل مشامین تیری پہو اگر وہاں تک  
 ہوا کر اشک لیجائیں مجھ اور چشم ترواں تک

ہمیشہ حضرت ناصح حسین بائیں ہاتھ سے ہن  
کبھی تشریف یحیٰ کی نہیں یہ امر طغران تک

میری اور مجھ کو کیا تیسو ہزار روٹوں کی ایک  
برتنی نالوں کی میری کچھ شہرت کم نہیں  
میں یہ تہما نہ سنگ خشت سے دو لون ہے  
تیس سے نیسے کہانی میں مجھے تیس کی  
جو لکھا وہ میں نے لکھو وہی لکھا وہی  
دو لون و دوازدا دامن میں ہی

وہی ملوک اور وہی رئیس و دونوں کی ایک  
آتش افروزی میں تو تاثیر و دونوں کی ایک  
فرق انہیں کچھ نہیں تعمیر و دونوں کی ایک  
یہاں سے ایک اور تقریر و دونوں کی ایک  
قاصد کیا ایک قلم تحریر و دونوں کی ایک  
قتل کر نہیں سہ تر میر و دونوں کی ایک

[illegible]



پود پچ گوشت کے بیمار محبت نزدیک محبت غیر میں کچھ ایسے کھل کھیلے روز محشر سے بھی یہ رات دیا و پزار دور الفت و سنین فانی گرجا کے پھر بھاگتے دور میں مونس شب تہائی میں ایسے بھر کر گیا چشم مرد ہونے	پر نہ پچھو کہ کبھی ہر عبادت نزدیک کہ نہ ہوا و نہ کیا پاس غیرت نزدیک سمجھ سداں نہ تو صبح شب وقت نزدیک کشتہ نازی ہوا آپ کے تربت نزدیک کبھی آتا نہیں عیر از غم فرقت نزدیک جسکے پیشکے یکبھی مہر مروت نزدیک
---	---

اے ظفر کفر و کفایت بستم و فسق و فجور  
کیون نہ بڑھ جائیں کہ آنی سے قیامت نزدیک

کیا تجھ حسن میں ہو کوئی ام صتم شریک ایسا ہوا نہ عشق میں کوئی شریک حال انداز ناز و عمرہ آن واد اترے کرتا ستم جو روز فلک ہونے نئے عاشق ہو یہ حضرت دل ہر کسو یہ تم	پیدا ہوا نہ ترا خدا کی قسم شریک صدرا فرین نصین کہ رہو بیچ و غم شریک کرتے ہیں قتل محبویہ ہو کر ہم شریک کیا جا کون اسکا ہوا ستم شریک اس بات میں نہ آپکے ہونگے ہم شریک
---	---

اوس ذات لا شریک کے قربان ام ظفر  
حبس کا کہ منعدم ہے اسی کی قسم شریک

کب نہیں داستان غم اگر دوزخی دوزن	منواک بات بھی طغی دوزخی دوزن
----------------------------------	------------------------------

غیر ان زبان کی اور اس کا کیا  
کب نہیں داستان غم اگر دوزخی دوزن

روایت کاف حاکم  
و ان لکن ہوا نہ ترا خدا کی قسم شریک  
صدرا فرین نصین کہ رہو بیچ و غم شریک  
کرتے ہیں قتل محبویہ ہو کر ہم شریک  
کیا جا کون اسکا ہوا ستم شریک  
اس بات میں نہ آپکے ہونگے ہم شریک  
اوس ذات لا شریک کے قربان ام ظفر  
حبس کا کہ منعدم ہے اسی کی قسم شریک  
کب نہیں داستان غم اگر دوزخی دوزن  
منواک بات بھی طغی دوزخی دوزن







رہتا ہے کہ وہ اپنے ہاں سے نکلتا ہے  
کہ وہ میں غم وہ ترزا پر تیرا  
تیرا تیرا کا اثر دیکھنے کے خط میں  
میں لگاؤ آج کل کی چیزوں پر تو کیا  
تا تو غصہ کہ قہنہ میں اوس نے کیا کیا  
تو کہ حرم میں رہی ہو تو میری جگہ

میں ہے وہ دل لگا لگا کر ہنسم  
میں وقت جب جداد اور دالم الگ  
کرنا قلم کی قیام حق رقم الگ  
کہ وہ ہو رہی ہو تو قلم الگ الگ  
آج کل کی چیزوں پر تو کیا  
کیا ہو کر میں تیرا اور حرم الگ

ہوں تو ستر تار میں جو میں جہان میں ہو  
ہو میں تیرا تیرا تیرا تیرا

کہ تو میری تیرا تیرا تیرا تیرا  
ہوں میں تیرا تیرا تیرا تیرا  
تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا  
تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا  
تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا  
تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا  
تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا  
تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا

رہتا ہے کہ وہ اپنے ہاں سے نکلتا ہے  
کہ وہ میں غم وہ ترزا پر تیرا  
تیرا تیرا کا اثر دیکھنے کے خط میں  
میں لگاؤ آج کل کی چیزوں پر تو کیا  
تا تو غصہ کہ قہنہ میں اوس نے کیا کیا  
تو کہ حرم میں رہی ہو تو میری جگہ

میں ہے وہ دل لگا لگا کر ہنسم  
میں وقت جب جداد اور دالم الگ  
کرنا قلم کی قیام حق رقم الگ  
کہ وہ ہو رہی ہو تو قلم الگ الگ  
آج کل کی چیزوں پر تو کیا  
کیا ہو کر میں تیرا اور حرم الگ

میں ہے وہ دل لگا لگا کر ہنسم  
میں وقت جب جداد اور دالم الگ  
کرنا قلم کی قیام حق رقم الگ  
کہ وہ ہو رہی ہو تو قلم الگ الگ  
آج کل کی چیزوں پر تو کیا  
کیا ہو کر میں تیرا اور حرم الگ







پاؤ کیا شکستہ نئی لعل خط و خال کا  
کیا غیب سے شوق اسیری میں جو مرغان اسیر  
دلکو بکڑا ہی دیا چم ڈاس یار کے ہاتھ  
قدریوں الفت دیر نہ کی دمی اذ گشتا  
لایا دامن میں گھر بھر کے مگر دیر نہ سک  
ہو دنیا کی سبکدوش نہ منم نہ فقیر  
دل بلاؤں میں زلف کا ہو کر خواہاں

پہن مائے دہلی نوچ لاک بال کا  
بیچ کر آپ کو میاں دین جال کا  
پھر سکا پھر نہ چکا یا ہو دال کا  
جیسے ہو جاوے کم جنس کس لال کا  
ابرنیسان دم گر یہ کر دال کا  
کبیں کس لال گران و کبیں لال کا  
لیتا سودا کوئی ایسا بھی خال کا

ماہ نے جمع کیا سیم طفر مرنے نہر  
پھر جو دیکھا تو نہیں یار کے اک گال کا

سوز غم میں یہ ملا اذیت بڑی پیر کے پھل  
باغ عالم میں ہن جو مرد کو خواہاں نہر  
کھاڑی ہن شاخ گمانسہ تری ہی پیر کے  
باغ دل میں شجر آہ لگائے ہن  
ہے ذوق سب کا پھل اذوق ہن پیر کے  
رکھو اس باغ میں فیض کیا حیرت نہر

دل جگر و دلوں کے عاشق دلا کے پھل  
پھول بھیا پیر اد نہیں شمشیر کا پھل  
دل مرا جان مکان کو ہر تر کے پھل  
لیکن افسوس لگو نہیں تاثیر کے پھل  
حال مشکین جو کئی ہن ہن انہی کے پھل  
کہ نہیں کھاتا کوئی نخل جو نصیر کا پھل

پھل ستارہ کا منجھ سے طفر کیا پوچھوں  
سب وہ کرتے ہن موافق مری نصیر کے پھل

وہ کیا شکستہ نئی لعل خط و خال کا  
کیا غیب سے شوق اسیری میں جو مرغان اسیر  
دلکو بکڑا ہی دیا چم ڈاس یار کے ہاتھ  
قدریوں الفت دیر نہ کی دمی اذ گشتا  
لایا دامن میں گھر بھر کے مگر دیر نہ سک  
ہو دنیا کی سبکدوش نہ منم نہ فقیر  
دل بلاؤں میں زلف کا ہو کر خواہاں

پہن مائے دہلی نوچ لاک بال کا  
بیچ کر آپ کو میاں دین جال کا  
پھر سکا پھر نہ چکا یا ہو دال کا  
جیسے ہو جاوے کم جنس کس لال کا  
ابرنیسان دم گر یہ کر دال کا  
کبیں کس لال گران و کبیں لال کا  
لیتا سودا کوئی ایسا بھی خال کا

ماہ نے جمع کیا سیم طفر مرنے نہر  
پھر جو دیکھا تو نہیں یار کے اک گال کا

سوز غم میں یہ ملا اذیت بڑی پیر کے پھل  
باغ عالم میں ہن جو مرد کو خواہاں نہر  
کھاڑی ہن شاخ گمانسہ تری ہی پیر کے  
باغ دل میں شجر آہ لگائے ہن  
ہے ذوق سب کا پھل اذوق ہن پیر کے  
رکھو اس باغ میں فیض کیا حیرت نہر







پھر تے ہین مہر و میر جو گردن  
کھول دیتے ہین میر نالہ آہ  
پوچھ منزل پہ ہم سفر اور ہم  
جاؤ غماز کی نہ باتوں پر  
یہ جو تم دیکھتے ہو غفلت میں  
مہر کیا ذرہ کیا کہ سب میں  
شمع میں ہے وہی تجلی نور

خاطر اس سے نہ گزریا دہ کلام  
کہ وہ ہے تہذیب و تمدن کی قسم

کلیں گے یہ اگر تیری خزیوں کے کام  
 کام کرتا شرفا کا جو فلک ہوتا شریف  
 طمع و حرص ہوا ذکیا انسان کو خراب  
 دولت عشق ہے سینہ ہوا ہر خاشا  
 کرتا ہے حسن کی نیر سے اب تو جو قسم  
 روش نقش قدم خاک میں ملے ہن سدا

اسے طغرائیک بھی کام اوسکا قرنیہ سے منو  
بے قرنیہ کرے گر لاکھ قرنیوں کا کام

[illegible]







بروانہ لوگناؤ جلاؤ جو اپنی جان  
اے اور کی کوئی شمع شمس کی تہم

کھٹکا ہر قسم پطرس غشت میں  
رکنہ اپنا دلکھ بہال کے احساں راہ قدم

دوستی جو مجھ سے دل سے دل کرتی ہیں تم میں یا تو نہ دیکھا ہرگز نہیں ملتے تو کیا سچ کہ خاطر کیا گذر دل پر دانہ کی زیر شمشیر شمع ہی لے کر دیتے ہیں دعا دلکش بل کھاؤ بابا سو پھر دھار پڑ محبت پر نمان ہو خوش آئی دین	بہمنی ان کا دل سے دل کرتی ہیں تم انہ سارے شیریں شام سے دل کرتی ہیں تم پیار جو اس سے محبت سے دل کرتی ہیں تم کیا محبت اپنے قاتل سے دل کرتی ہیں تم آرزو دے سکتی ہیں دل کرتی ہیں تم ہم ہیں عاقل بل خاطر دل کرتی ہیں تم
--	---

دل قدر کے ہیں نام مخدوم پرانہ طغر  
غش اپنے پر کمال سے دل کرتی ہیں تم

اردلیت میسم جلی چارم

دیکھان ڈان کہ تھو دن تیر پاس تم لیا تم پر بھیجے ہیں جو دشمن تھیں تیا ہون اہرت میں انعام میں عاقبت کلیفنی جو تھو زوشی کہ سنیات اگر قائل سے پاس تھو کا ہوت ایس مران	سننے بھی اگر نہایت کہ بات میر پاس تم بھیجے رہے ہو وہی غات میر پاس تم لاؤ ہو خط ادس کا کیا نیرات میر پاس تم تو گدا داک برسن سات میر پاس تم اڈکو پاس روک کے ہوا زرات میر پاس تم
---	---

دیکھان ڈان کہ تھو دن تیر پاس تم  
لیا تم پر بھیجے ہیں جو دشمن تھیں  
تیا ہون اہرت میں انعام میں عاقبت  
کلیفنی جو تھو زوشی کہ سنیات اگر  
قائل سے پاس تھو کا ہوت ایس مران















ساتی مری یہ کر کھڑے تھے مین بائون  
پر دستار زخمی کو سنین آب بقا کی  
جیسا کہ دل سوختہ ہوا پنا مری دار  
بو بھونہ یہ تم بوی لیے کہتے مری سے  
چھٹا ہر مری عشق کا ہر کسی مانع

اگر جوہر متا آئیگا سحابیہ فروری میں  
رکستی پڑتی تیغ کی آب ایسے فروری  
رہتا ہر کسان بلکہ کیا ایسے فروری  
رہتا ہر کسی یاد حساب ایسے فروری  
آذینین ہم فائدہ خراب ایسے فروری میں

ہو تو ہی نشہ کیونکہ نہ کھل جاوے ہے

رہتا ہے فطرت کو حق حجاب سے فراموش

دھکے بن نیکے دیشمین سکاں بہتے کپڑے  
 جالی دیو انوکھا پن پر چھہ غار دشت  
 ہر قدم پر تیرے انداز حرام ناز سے  
 آشنائی کا بھر دسا کیا تمہاری ہونٹوں  
 اس چمن میں میری برف نالہ جانسور  
 محفل عشرت میں بھی اوس حق شناس کی

اور نہ کہ تیرے سارے بیان میں  
میں نے افسانہ اور تو کہ زبان بے ہوش کے ہیں  
دل کی یہ پامال اور سرور ان کے ہیں  
ہو چکے آپ آشنائے مہربان تو کہ ہیں  
دل کے اور ہمیں فرشتان تو کہ ہیں  
کھنکھہ گویا ہر منٹے منٹے شمع بے ہوش ہیں

عشق من اوس ماہ کے مین ہی نہیں اک دلفگار

چاکر سینه ای و ظاهر نشانی کمان و تیغ و کین

گفر و ایمان ملائک مستحقین ہیں  
کرد یا ہی تمام کسب و کار سے

حق پرستی ہاتھ آئی مت پرستی نہیں  
ہوش بابر الکیا جلد پرستی میں نہیں

۱۱۹

ساقی مری تو بکھر تیلے مین بائون پر داکر زخمی کو مین آب بقا کی جیسا کہ دل سوختہ ہوا پنا مری دار یو بھونہ یہ تم بوسے لیکے کشتے مری سے چھٹا ہر مری عشق کا ہوسے کھلی ناسخ	اگر جھوٹا آئیگا سحابی مری مری رکستی ہر تری تیج کی آب مری مری رہتا ہر کسان بلکہ کیا بوسے مری رہتا ہر کسی یاد حساب ایسے مری آؤ مین ہم فانیہ خرابی مری مری
ہو ذبی نشہ کیونکہ نہ کھل جاو دہے رہتا ہے طشہ کوئی حجاب ایسے مری	اگر نکلتے تو سارے یان نہ ہونے مین میں انساؤ اور نوک زبان ہونے مین دل کی ہر مال اور سرور ان کے مین ہو چکے آپا شاعر مری مری جگہ اور ہمیشہ نشان ہونے مین کشت کو مری مری مری مری
عشق مین ادس ماہ کے مین ہی مین اک دنگار جاگ سنبھلے اور نظر شل کتان ہونے مین	اگر مری ایمان ملا اس ملک مری مری کر دیا ہی تھا کو نپدارنے ہکو خراب























بڑا اگر تم کہیں کس واسطے باتیں نکالتی کی  
 تیرے کہ لوگ میرے قتل کی جی سے نہیں کہتے

حضرت مرزا جو کچھ کہ انیا تھا اسے کہتے ہیں  
جو کو جو زمین کے قائل کہ جہنم میں سرور ہے

اوپنیں جو کچھ کہتے ہیں خط من لکھ! کھاس کہتے ہیں

بلا سحر و جادو ہوتا رہا دل افشا ہر روز زمین  
 ہنستا تا ہر ذرا تو عالم رویا میں جوا کر  
 بڑا ہر کشتی اقبال کا کار و ناز مانے میں  
 مری دیوانگی کا اتر پیرو ہر عجب عالم  
 ہزاروں لگی کوشش میں دل نہیں لگتا  
 غبار و سناں رکھ دسویں راہ ہر زمین جاتا  
 سنا ہر نوح کو طوفان کو یاروں کا نون سے  
 لگتا گیسو پہننے کو کہ مثل شمع گھل گھل کر

نہ رو کو مجبور و فریاد فرما تاہو بدین  
 بسر کردتا ماری شب تیرا ہر بدین  
 مری آنکھوں نے وہ طوفان کیا ہوا ہر  
 کبھی رو دین ہنس رہی تھی ہر ز دین  
 جو تجھ میں اپنا جی لگتا تو لگتا ہر دین  
 اگرچہ میری چشموں سے روانہ رہا ہر دین  
 مگر آنکھوں کے اپنی ہنر وہ کیا ہر دین  
 بہا جاتا ترا دسوز مہر تیا ہر دین

خفقہ ہر نار و دین جا کر سامنے کس  
رہا کون اپنے آنسو بولتے والی ہر دین

یون سولہ سوز غم سر اٹھا دل کو داغ میں  
 رخ پر ترے پسینے کے قطر وں کے ہوا  
 ناصح نصیحتیں تری ہم سن چکے بہت

جیسے بھڑک گیا ہوشیہ لڑا جلاخ میں  
کیا پھول چاندنی کو ہیں متناہ مانع میں  
خاموش ہو کہ اب نہیں ملتا است مانع میں

ف



دل مصطفیٰ را شکر و ادائیگی  
بیاورد اسرار از دلش  
دل مصطفیٰ را شکر و ادائیگی  
بیاورد اسرار از دلش  
دل مصطفیٰ را شکر و ادائیگی  
بیاورد اسرار از دلش

فلک پر جب بھی منہ ہلال عید کو دیکھا نصو میں لب لعلین کو تیرے در پہیں ہم آتما شاہو کو رہا مردیک کے سے قدر کرگی ایک پل میں دیکھا وہ خون رو صدف میں ہن گھر ہر گرجان عشق کی	بہینہ پھر بھی صورت تری اسرو کی آنکھوں میں نہ کیوں تو ہو قطر ہر ہون چلے آنسو کی آنکھوں میں کھنچے تصویر ہر طلقہ گیسو کی آنکھوں میں نشت کی ہر جو سہری ادس شہزادہ خوں کی آنکھوں میں آرزو غمیدہ کی ہون میں نہیں ہوگی آنکھوں میں
---	--

آطر ادس دلبر پردہ نشین کو میں کہاں رکھوں  
نہ دل میں نہ ہر کوئی جگر قابو کی آنکھوں میں

آپ کیا اودن کے لینگے اورہ کیا دنگ تھیں ماں کو گر جلوہ اپنا وہ دکھا دنگ تھیں سودہ ہو چیں کیونکر شہنا کر تم مجھے تم ہن کو سو گد لکین ہم نہ کو نیلے گھی تم دکھا تو ہو ہن امی نو خطو کیا باغ بہر کھوئی ہوا امی آنسو و تہی ہاری آبرو لوگے ملکر حضرت دل ان دعا باز ہو کیا تم کرو امی عند لیون باغ میں تالہ نہرا	ہمتو دل کیا جان بھی دلدرا دنگ تھیں کیسے ہر دانا ہو دیوانہ ہن دنگ تھیں میر ہما لے دیکھا شب کو جگادنگ تھیں بلکہ جب کو سو گد ہما ہم دعا دنگ تھیں گل کھلا کر کچھ تماشا ہم دکھا دنگ تھیں دیکھ لینا خاک میں ہم بھی ملا دنگ تھیں وہ ہن عیار بٹ نیلے دعا دنگ تھیں شکے غم چکیوں میں اڑا دنگ تھیں
--	--

ان طرف زخیم جا رہی وہ چہرہ کنیکے ہمک  
اس محبت کا فرا اپنی جگھا دنگ تھیں

دل مصطفیٰ را شکر و ادائیگی  
بیاورد اسرار از دلش  
دل مصطفیٰ را شکر و ادائیگی  
بیاورد اسرار از دلش  
دل مصطفیٰ را شکر و ادائیگی  
بیاورد اسرار از دلش











کیا خدا سوہ ملاو گناہ پہ فائدہ نہ پہنچا

۱- خط نسخہ انیس سو سے چنانچہ یہ سب لکھنا دیکھو

جو کہ واقعت نہ کہیں عشق کے آثار سے بہرہ

گر قتل کا یہ عزم تو تھم شیر و کھیا دو  
ما حشر منو خواہش نشانہ سہیل  
چہر الین آنکھیں اسی حسرت  
یاں مک کشش لٹھیں لاہیا کینہ  
ابنی ہی دیو آد کہ پوچی تو ساکت کت  
تم تیغ بکت پھر دیو کیوں کس لہر کیا ہکا

یا آس کے تم انہی سے اسکو پکارا  
تم بکھو اگر نہ لطف کر گیا دیکھا دو  
نکاح بکھو دیر یا رکی زنجیر دیکھا دو  
سے مجھسا کوئی صاف تیرا شیر دیکھا دو  
ورنہ کوئی ایسا تو ہن تیرا دیکھا دو  
ہو آج قضا کی گلو گیر دیکھا دو

تبدیلِ توانی سے شرفِ یحییٰ بن توابِ مردم

۱۰۸ اور غزالی کہ جہنم میں مرد کھادو

شعله جو سوز دل سر گل و گیسو آه هو  
سیل مهر شک چشم و همراه هواگر  
دکلا دن بین جو سوزش دنگو بر نیکی  
کلمک جلی تو شمع بگر سوز سر بنا

چو بیکان تمنایان به سریر آه  
چون سر د آب جویان تو قیر آه  
چیران و بیکه عالم تنویر آه  
مانی جو گنجینه مری تصویر آه

مالان ہین ایک عمر سے ہم ایسے مختلف

کب اوسکے دل میں دیکھیے تاخیر آہ ہر

[illegible]







و اگر چه جیوه است از سفید که هم سینه سپر  
 ده ترش ابرو بود یا هوش که بر بکوانج  
 ماصا یک یک که که کیدان سر برادر  
 اگر چه دنیا کی هو این سر هیچ که هو تر

منه ترمو شید ترمو جفا س که پیری  
 به سبب آنکه به سبب شریک در کبر و  
 دل نیندیشد که از این راه که پیری  
 درین راه که پیری

و در کتب معتبره است که این کتاب را در میان کتب معتبره

نهان کی محاسنی ۱۲۱  
 یختر مشرقی چشمه نوبت یو تو کینه  
 جهان را بر سر پا بر نهان جهان  
 اگر انباری گشت یزدان  
 رنگ ظاهر تصویر جهان

در این اثر و تصدیق  
و بهشتی است که در جنت  
و باستان است که در جنت  
و باستان است که در جنت

شکر بیستون سے صرف تیرہ ہزار کوٹہ

بنین کہ سکتا کہ اللہ منعم تم ہی تو ہو  
 نہ مرا پاس کسی کار نہ کوئی پیر پاس  
 کفر و دین کا بجز تیرا دیا سکتے رستا  
 خواہر خواہر حسین خواہر بنساؤ تیرکو

لیکے جو کچھ ہو والد کی قسم تم ہی تو ہو  
 بان لگا ایک جو ہو خبر سے تم ہی تو ہو  
 سیر تو راہ پر دیر درم تم ہی تو ہو  
 کہ سہا کہ سبب دمی غم تم ہی تو ہو

[illegible]



۱۳۱  
 این کتاب از کتابخانه  
 آستان قدس رضوی است  
 شماره ثبت ۱۳۱  
 تاریخ ثبت ۱۳۱۰  
 این کتاب از کتابخانه  
 آستان قدس رضوی است  
 شماره ثبت ۱۳۱  
 تاریخ ثبت ۱۳۱۰

<p>خدا کی واسطے اے ہمدرد نہ بود تم          تمہارے عشق کی رسوا کیا جہانیں ہیں          منہ تمہاری جو تیغ نکلا ہے کے ادمان</p>	<p>پیام لایا ہے کیا نامہ بردہ ان سنو          ہمارا ذکر نہ تم کیونکر اک جہان سے سنو          تو میری زخم جگر کے لب دیان سے سنو</p>
---	--

طریق و راه بود تو کیا دیگر کوئی دشنام  
چو تکوینست نام هوا و سب و شوخ و لسان گشو

کستای کون تیر که خنجر به کف نه بود  
خاطر نشان نه دل کی تا بود کنگر کجی  
آتی پرینه کبری عاشق کی تو صد  
جیب تک که خوب عشق میں عاشق خوب  
بهرین و چرخ بر سر می خیزد تر این  
برحق ہیں جان نثار محبت تاملت نہو  
جستاک کہ تیری تیرنگ کا ہوت نہ ہو  
مخل میں اداس کی گرہیں آزار دہن نہو  
جہاں وہ یہ کہ ہو مجھ غر و مشرف نہ ہو  
نمازان در خوش آب یہ تو ای صدق نہو

اگر ہے ہمارا پرندہ اسے طفیل  
گو وہ اگر نہیں ہے ہماری طرف نہو

اگر ہو دل میں محبت کا داغ اچھا ہو  
 کہی نہ سیر ہو جی می کشون کا اشیائی  
 ہجوم داغ سر پر سوز دل کو مینظور  
 عذر کو محبت ہو کس طرح اطلاق میں ترجیح  
 دل اوس کی زلفت کو چرچ میں گم میرا

[illegible]



تیری خرابی تم ابرو دین پر پیدا کرے  
دع کرنا جس کا اذیتاں کچھ منسوب رہو

باقی سے جا کر طف بچہ ہاتھ آئی یا نہ آئی  
پر ہر دل گم جسکا اوسکو حب واجب ہی ہو

روایت و او خلد سوم

اگر ناز سے وہ صحن میں رکھ چیں گے بانو  
وہشت کو میری دیکھ کے جو بھوجو زری  
وہ عشق کیا صلاح ہر تیری بتا نہی  
اتنا آہ و نالے سے اپنے ہوا ہے  
شیریں کو بھرنو ہوس سہرخی کفک  
یاں تک ہر شوق دشت نویدی کے نکال  
شیطان کو سوچ اپنی اگر خدمت و سوا  
کیونکر نکل سکے دل وحشی کہ نہیں گئے

جو زمین پر کے گل او گلبد کے  
اک حبیب میں شکست نہ ہوا  
لوں شیخ کفرم کہ پڑوں بہمن  
ادول سینہ میں کعبہ حرم کے  
رنگین کہ لکھو اگر گوہن کر بانو  
میں پڑ بعد مرگ بھی ہر گفن کے  
دھود ہو پڑ وہ زہریر کرون کے  
بھندہ درمن او سکا بہت شکست

دشت جنون میں اتنی بھی دسوت نہیں فرماؤ

بھائی صاحب کو اک ذرا امر سے دلوانے میں پائیے

دوست با همی بود و پور دوستی که بود  
سجین بین کیا کرد و گیشو نه بین

یا کسی کو کر کے کھو تم یا کسی کو رہو  
غیر سان خاموش خون کو مے ہو تر

[illegible]















ماہر کوئی نہ ہو جس کو کلام میں دقت نہ ہو  
 جس کو کلام میں دقت نہ ہو جس کو کلام میں دقت نہ ہو  
 جس کو کلام میں دقت نہ ہو جس کو کلام میں دقت نہ ہو  
 جس کو کلام میں دقت نہ ہو جس کو کلام میں دقت نہ ہو

ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو  
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو  
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو  
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو

ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو  
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو  
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو  
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو

تہ چھوڑا پر نہ چھوڑا مٹا غیر کا پیار	ہم تو کھا گیا یہ غم بھلا مانو ہر مانو
مٹھاری دوستی میں مر گئی لاکھوں زخم	تھیں ہو دشمن عالم بھلا مانو ہر مانو

برون کو منہ لگاؤ ہو بھلو نسیم کو نفرت ہو	ظن سے مر رہی بس غم بھلا مانو ہر مانو
--	--------------------------------------

تھو زلف شیکمں کی کسی بندھا مجھ کو	بہان میں غم نظر آتا ہی اک نہ صبر مجھ کو
کنا بیل نے عشق گل میں حاصل نہو مجھ کو	کہ غم میں سجا کر چکیاں یہ آڑا مجھ کو
کسی رت تو میں درخت ہوئی کچھ جان بک	بھا کر دوش ہی پر تلے بار صبا مجھ کو
اکوین غیب سے کیا آگیا اک دل پہ مکا سا	ترا جوڑا جو شب یاد آیا مہ نقا مجھ کو
مردنالہ دل نہ بھری ہر کان اپنے تو	تردی چھو منع جن خوش آئیں کیا مجھ کو
محبت کو جو دل اتبا میں سہل سمجھا ہے	نظر کھینچا دہی آتا ہی اسکا اتھا مجھ کو

مرا اس عشق کا وہ ہے کہ جس سے سب مر بیوے	میں ہے یاد دنیا کا کھنکھائی مرا مجھ کو
---	--

یوں ہیں ان پر ہم نہ ہونگے تو ہونگے	جو ہم ہمہ موجود جنہا ہونگے تو ہونگے
بتوں پر زار ہو کر ہم نہ ہونگے تو ہونگے	تھیں پھر کیا گنگا خدا ہونگے تو ہونگے
اگر ہم باطل زلف دوتا ہونگے تو ہونگے	کے کیا کیا گرفتار رہا ہونگے تو ہونگے
لمبیکے لمبوس آسائے میدان محبت	اگر ہم کشتہ تیغ جنہا ہونگے تو ہونگے
درا آئیں سنی ہر قتل عشاق تک نے	جو لاکھوں فتنہ شریا ہونگے تو ہونگے

ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو  
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو  
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو  
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو







جلوہ ہر قدرائی کائنات میں سرچشمہ  
کھلتے ہیں کہ ہر پردہ ظلمات میں  
ہے کشور دل کے سر دیہات میں  
لازم ہے کہ ہوا و سکے اترتے ہیں  
ہوتا ہے اداسی اشارات میں  
موجود ہے بس اپنی ملاقات میں  
حاصل ہے ہر اک کو مری خیرات میں

ہوتا ہے ظفرِ عشق کے حلالِ مین

سینن خوباوس دین شریذ مشاق  
 ہواگو یا تسکنت گلشن اشفاق میں  
 بجای از نگار تو اپنی سین ساق میں  
 گلابی کی جگہ دیسیکدر کز طاق میں  
 سینن خوش رنگ ایسا گلشن افاق میں  
 دلایا رنگ کیا بانع دل عشاق میں

فدا جان دے کہ اتنا کیوں ہے استغراق میں غم یہ

۱۳۹

دیکھ دل دین کیوں نہ بکھڑے بت کر  
 زلف او کی دکھا دیکھے اے خضر تصو  
 حاصل نہیں کچھ فرورع دنیا کی کس  
 نقد دل دین کیوں نہ کردن پیش آیت  
 انداز داد اسے نہیں کچھ اور کس مطلب  
 بوسہ خو طلب اس کے کیا میں تو بولا  
 سائل کی بھی آج ملک ستھہ نہیں موڑا

جلوہ ہر خدائی کا تری ت میں کچھ  
 کہتے ہیں کہ ہر پردہ ظلمات میں کچھ  
 ہے کشور دل کے مرد دنیا میں کچھ  
 لازم ہے کہ ہوا کی آیت میں کچھ  
 ہوتا ہے اداسی اشارت میں کچھ  
 موجود ہے بس اپنی ملاقات میں کچھ  
 حاصل ہے ہر اک کو مری خیرات میں کچھ

بتیابی دزاری کی شکایت جو غبت اب  
 ہوتا ہے ظفر عشق کے حالات میں کچھ

نہ دکھلا مجھ کو پانی کھینچ کر اوراق میں غنچہ  
 ہنسا جو دکھ کر وہ غنچہ لب مجھ کو محبت کی  
 ہزاکت سے گران وہ بھی ہنوت قصہ گراں  
 گرفتہ دل مرا اس حیم وارو میں کیا عیش  
 کیوں کیا تیرا رنگ فندق پاؤ گل خوبی  
 ترا پیکان تیرا ناوک افکن غرق ہے خوں

نہیں کھلتا ظفر عقدہ ہن اس کی خموشی کا  
 خدا جادو کہ اتنا لیون ہے استعراق میں غنچہ







جی لکے کیونکر کیں اپنا جست تری	اک خدائی ہو کیا دل و منم برداشت
جان اپنی اوٹھا دیستم کش کیون نہ پاتہ	اگر شکر تو جو ہو تیخ مستم برداشت
ہو گیا مضمون گریہ کی مری تاثیر سے	لیقلم کا غدر سے نا، کیا غم برداشت

کسکو برداشت اتی کسکا عشق میں یہ حوصلہ  
ہو طوطی کی طرح چورچ و الم برداشت

توڑ کیا جاڑ نکالا ہے کدھر کا رستہ	تیرے گہر سے گہر سیدھا گر گھر کا رستہ
رکھ قدم راہ محبت میں سنبھل کر اپنا	دیکھ لہو دل کہ یہ ہو خوت و خطر کا رستہ
وہ نہ آلیجوش عدو تو ہم مسیح تلمک	سینھے دیکھا کیسے اوس شکر کا رستہ
نہ کراہی پر نشین وزن دیوار کو بند	دیکھ رہے دی کھلا تو یہ نظر کا رستہ
تاماہ شوق کی تاثیر سے فاصلہ ہے	ٹپے گھڑی بھرتی کیا آٹھ ہر کا رستہ
چارہ زخم کو سینے کے لگامت مانے	بند ہو جائیگا فریاد جگر کا رستہ

پاسبان چنگے تری کہ سبے میں نا کھون لیکن  
روک سکنے کا منین کوئی ظفر کا رستہ

نجل ہے دیکھ کے ابرو بال کیا کچھ	اسی سے جاڑ کہ ہو جال کیا کچھ
فلک کے منے تار تو کر نہ معلوم	کھنڈ نہ یہ کہ تو اس رخ کا حال کیا کچھ
جو دوست ہے وہ ہیں دشمن عجب تماشے	ہوا دی گھیرو رہا تو کا حال کیا کچھ
مری زوال سے جان لوگاں کو ہیرے	زوال یہ تو ہو گا کمال کیا کچھ

Handwritten marginalia in Urdu script, including phrases like "جی لکے کیونکر کیں اپنا جست تری", "جان اپنی اوٹھا دیستم کش کیون نہ پاتہ", "ہو گیا مضمون گریہ کی مری تاثیر سے", "کسکو برداشت اتی کسکا عشق میں یہ حوصلہ", "ہو طوطی کی طرح چورچ و الم برداشت", "توڑ کیا جاڑ نکالا ہے کدھر کا رستہ", "رکھ قدم راہ محبت میں سنبھل کر اپنا", "وہ نہ آلیجوش عدو تو ہم مسیح تلمک", "نہ کراہی پر نشین وزن دیوار کو بند", "تاماہ شوق کی تاثیر سے فاصلہ ہے", "چارہ زخم کو سینے کے لگامت مانے", "پاسبان چنگے تری کہ سبے میں نا کھون لیکن", "روک سکنے کا منین کوئی ظفر کا رستہ", "نجل ہے دیکھ کے ابرو بال کیا کچھ", "فلک کے منے تار تو کر نہ معلوم", "جو دوست ہے وہ ہیں دشمن عجب تماشے", "مری زوال سے جان لوگاں کو ہیرے", "اسی سے جاڑ کہ ہو جال کیا کچھ", "کھنڈ نہ یہ کہ تو اس رخ کا حال کیا کچھ", "ہوا دی گھیرو رہا تو کا حال کیا کچھ", "زوال یہ تو ہو گا کمال کیا کچھ".











1997

یہ کہنے کی کئی جگہں خاتمہ قدرتی

کہ جس سے ہو ترا مشہور نام بیوہ  
 یہ کہ خیال ہن صبح و شام بیوہ  
 ہوا کہ خالق کا کیوں از و حام بیوہ  
 بغیر بادہ کہ میستا و جام بیوہ  
 ہے ایک لاف کہ ای خوشترام بیوہ  
 کہ گاعرض نہ کچھہ غلام بیوہ  
 کلام کرتا ہی ان لا کلام بیوہ  
 ہمار عشق میں بین دہنوں کام بیوہ

نہ کر ہر ایک کو دودھ بکھام بیوہ وہ  
 نصیب ہو گا نہ ہرگز وہ بوسہ نہ دے  
 تر و شیب محبت کی نقش پر قاتل  
 ہوا شکستہ خون منور فیا نہ ہو دیدار  
 تر و تھرام کے آگے غور نہ تہہ حشر  
 جودل میں آسوز یاد و محک و حشر  
 نہیں دہن میں مر غنی لب کی جان  
 نہ کچھ گریہ حاصل آہ و نالہ کر

چیز کر تے ہیں چپا کے غفلت سے تو ذکر خدا  
بغیر اسکے ہیں باتیں تمام یہود و

اگر کسی ہاتھ سے ٹوٹا تراق سے شیشہ  
 ہر انصیب کبھی اتفاق سے شیشہ  
 ملے ہر جام سے کیا اشتیاق سے شیشہ  
 بھرا ہوا ہے یہ ہر نفاق سے شیشہ  
 تو آذر ہم میں اک طمطراق سے شیشہ

سینہ میں کہیں کہیں راقا طاق کشیدہ  
 ہمیں تو جام ہی پر اُلتا رہا ساقی  
 بہت تو نین میں جھوٹی ہو مصل  
 نہ کر فلک سے طلب شربتِ بہت کی  
 اگر اشارہ ہو چہ چشم مست ساقی کا

[illegible]











یک تخت یاد تیر علی بن موسی بن جعفر سے لیکے حکیمان لڑتے تھے جسکی نظر میں گزشتہ جام شراب کی ہر مرت جھیر کرنا تو قانون بن چکا	ہمارے اگر مجھ کو تیرے ہر ایک کتاب در جام ذکر کیا تو جام شراب ساقی دوران کے سہل جانے جاؤ انقلاب لگتا ہے تار پاش ہمارے باب ساقی
---	--

مے کے نشہ میں لکھو اور اک غزل طہر اب ہر شعر حکیمان سے	آپ کتاب ساقی
--	--------------

کیونکہ گشتی تو ہر دم حجاب ساقی در جام گل میں بھر کر صبا ساقی اس ابر میں خوش آؤ کہ نہ گزیرے تخت دل پر شتر قمرگان یہ نہیں	سچا اپنا اندرون میں عید شباب ساقی آنکھوں میں مجھ کو دین ہم الفت ساقی کشتیوں کے سرے جام حباب ساقی لایا ہوں تیری خاطر جام شراب ساقی
ابرو کا تیری جلوہ دیکھا ہے شایاد سنبھل کر کیا پریشان ہو کر زانی ساغر گشتی ہماری مت پر چھو کر تجھ جیز لنت رخ کو تیری دیکھ کر یہ کہی	جو باد نو ہر شب کو یاد رکھا ساقی سوجھ نیم کو بھی پر تیج کتاب ساقی پیتے ہیں نہ دل ہم جا شراب ساقی کیا جلوہ گر ہیں با ہم رقص ساقی
اسرا بر اسن امین ل کو گمانہ میر تجھ میں ٹھکانا ہے تجھ سے کہہ شمشیر ساغر گشتی خاطر میں اس میں کہی	پیر صبا لکنا اب اشتاب ساقی ساغر میں ہر روز تاج شہر مراب ساقی شیشے پر عین شایاد مست خواب ساقی

میں لکھتا ہوں کہ تیرے ہر ایک کتاب  
در جام ذکر کیا تو جام شراب ساقی  
دوران کے سہل جانے جاؤ انقلاب  
لگتا ہے تار پاش ہمارے باب ساقی

جام شراب و تیرے ہر ایک کتاب  
در جام ذکر کیا تو جام شراب ساقی  
دوران کے سہل جانے جاؤ انقلاب  
لگتا ہے تار پاش ہمارے باب ساقی



یاد آتی ہے اور اس آئینہ

نودہ اب شیر زبان برغن من یہ پطفہ  
جز ترے کون جڑتے منہ یہ کریم یانی کے

مستقل ساغر کماشیتے ہیں یہ دھندلے پر  
پیٹ میں بانی ابھی کبوتر نہ بادل کا پر  
داغ انگاروں کے سینہ میں منتقل کے پر  
بوجھ سے لپکے میان ہر ٹونہ ہیکل کے پر  
قشہ لب کد در میان میں ہم ہی قتل کو پر  
کل میں تو فرشتے کے سطح مائل کے پر  
آبے دریا کی چھاتی پر میں جیل کے پر  
پارہ یا قوت ہیں اس میں فیل کے پر  
اب تلک سے سوختی پیر تم جہان کا کوئی  
نوح تیر دکان بات ای پیٹ کو ہاکی پر

یاس داغ دل کو سو غم کی دین چھلکے  
 دیکھ کر اے مردمان اس شرمگاہ کو مر  
 اپنا ہر وہ سینہ سوزان کہ جسکے رشک  
 کیونکہ میں آغوش میں کھینچوں سو جسکی کمر  
 سب ہو سیراب آبِ تیغ اور قاتل  
 تو ہی گراں بخواب ہو ہے نہ اے آرام خان  
 مت جابا دیکھو سمجھ کر تو میں سے شک نہ  
 فیض سے خون کٹ کے پا ہمارا خون  
 کیا میں نے چھپا بہت مجھ معلوم ہے  
 بوئے ماتھا کوٹ کر آخر کہا ہے پر کہا

سجہ گوہر کی کنیہ خواہش ہے ہکواؤ ظفر  
ہین گلین مارا نے یاں مسلسل کی ڈیر

۷  
ہے یہ طوفان کنی ہمسایو کھڑ بیٹھے گئے  
جس کھڑی برتے رکھوں کر بیٹھے گئے  
تیرے پہلو میں دراز شک قمر بیٹھے گئے

دیکھنا ہم نہیں آؤ گئے کے میان ملک  
نیا ہوا ہو خا یا دل پر داغ جو ہم

[illegible]







جگر اور دل کی کیا پوچھو ہے میں یہ ذکر جانے دے  
کون کیا خاک اسے نافع شکایت اس میں دو کی ہے  
الم اور غم سے جو گزرے جگر پر منجھ نہ کھلوا دے  
نہ پوچھو آہ کیا حاصل شکایت اس میں دو کی ہے  
کون کیا شمع اور گلگیر کا نہ گور میں تجھ سے  
سہرا پایا شاہد محفل شکایت اس میں دو کی ہے  
حقیقت ابرو و ترکان کی اپنے پوچھ مت ہر دم  
ہین لکھو کے یہ قابل شکایت اس میں دو کی ہے  
کیا جو تیغ و خنجر نے ترے سودل ہی جانے ہے  
زبان سے کیا کون قاتل شکایت اس میں دو کی ہے  
دکھایا اور سنوایا جو کچھ ہے دیدہ و دل سے  
خلف کس سے کون شامل شکایت اس میں دو کی ہے

ہو رہا ہے نشہ جام و گلگون بچھو بوجھتا ہے کون شہر عشق میں مجھ کو خاک میں لمبا لنگا اے سرگلشن تو بھی ایک عالم تھا ترا ازل و ابد سادہ رو اشک و کیونکر نہ اپنے ہو چاہیں	شیشہ دل ہو بہت نازک وہ کیونکر اک دیا تقدیر فرما گوشتہ ہامون بچھو گرد کھلاو بوز را وہ وہ قامت بوزوں آئینہ فرکو رکھا ہے اپنا اب مفتون بچھو حق تعالیٰ فرمایا ہے وہ لب لباب بچھو
---	--

جگر اور دل کی کیا پوچھو ہے میں یہ ذکر جانے دے  
کون کیا خاک اسے نافع شکایت اس میں دو کی ہے  
الم اور غم سے جو گزرے جگر پر منجھ نہ کھلوا دے  
نہ پوچھو آہ کیا حاصل شکایت اس میں دو کی ہے  
کون کیا شمع اور گلگیر کا نہ گور میں تجھ سے  
سہرا پایا شاہد محفل شکایت اس میں دو کی ہے  
حقیقت ابرو و ترکان کی اپنے پوچھ مت ہر دم  
ہین لکھو کے یہ قابل شکایت اس میں دو کی ہے  
کیا جو تیغ و خنجر نے ترے سودل ہی جانے ہے  
زبان سے کیا کون قاتل شکایت اس میں دو کی ہے  
دکھایا اور سنوایا جو کچھ ہے دیدہ و دل سے  
خلف کس سے کون شامل شکایت اس میں دو کی ہے







بہارِ ناز و خند و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار

لڑتی ہو تازہ ختنہ بیا گردشِ فلک	
لاقی ہو ہمہ روز یہ چکر تے نئے	
اک دل ہو ادس کو دیکھے کس کو ادس	
آتے نظر میں سیکھ دوں دلبر تے نئے	
ہم سب کب خط و خسارہ دلبر کے نیچے ہو	لیے بیٹھے کو طوطی زربال پر زنجیر ہو
نصواری کی مرگان کا مجھ سو ذوق نہیں تھا	بجھا دیا کوئی فشر مری بستر کے نیچے
ملک تار آبِ خضر تیغِ قاتل ہو	عرض جو سیرِ محبت اس گنبدِ خضر کے نیچے
بنایا خالِ عارض کے تلے تلے آؤ کابل	ہوا پیدا اک اختر اور اس اختر کے نیچے
ہو سو جیسے شاخ گل ہو دل جس طرح نہیں	کفِ ساتی کو عرشہ دمدم غم کے نیچے
مری آواز زربام سنتا ہوں پھر وہیں	اتر جاتا ہوں کوٹھڑی سہانہ کر کے نیچے
فاق ہو دمدم گردن سے صیدِ محبت کی	کبھی شمشیر کے ادھر کبھی خبر کے نیچے
خیالِ تابش بر رویِ زیند آڑتی ہو	تری جو آستان کا سنگِ سیر کے نیچے
ظفرِ شیریں لکین دل سے کیا چالاک دستی ہو	
کہ دست کو کہن تو دب گیا پھر کے نیچے	
کے ابرو کی مری تصویر آنکھوں میں بھری	بیل مری کی جگہ شمشیر آنکھوں میں بھری
ادس مری خسارہ کو کوئی جوئے نہیں	خیشون کی صورت زنجیر آنکھوں میں بھری
خواب میں دیکھا کیا میں مضر خبت رات بھر	ادس گھر کی جو مری تصویر آنکھوں میں بھری
جیسے آیا وہ سکارا فگن کر نکلتی مکتورام	پتی آنکھوں کی تری زنجیر آنکھوں میں بھری

بہارِ ناز و خند و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار

بہارِ ناز و خند و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار



























چاہیے پر چہرہ کا دل کی کیا اونچا لیے	پارہ دل قاعدہ شک راں لیا منگے
جیکہ چمکنے کو خورشید درخشان بھی نور	اگر فلک شمع آہ و نمان لیا منگے
کرتے ہیں فکر غارت میں بسر جوانی عمر	کیا اوٹھا کر اپنے سر پر دیکھ لیا منگے

اے طغیہ بتر و خاموشی خدا جانے کہ تو	کیا کسکا اور وہ دین کیا گمان لیا منگے
-------------------------------------	---------------------------------------

اردلیت پار نکھاتی جلد سوم

گینگا سا قیا کیا مجھ کو یوازی کے پیمانے	کہ پی جاؤ گا میں تیری بیچ پانے کے پیمانے
تو محنت کے ہاتھ ٹوٹیں اسکے ہاتھوں	ہزار دن ہی گھر ٹوٹ آج میں پانے کو پیمانے
یہ سمجھو آبلے انکو کہ ہر تیرا جو ادلی	تو میں اندھ بھی تیری دل کے کھار کھار پیمانے
جدائی میں تری میں تیرا ہر سوا ساقی	شراب خون دل بھر بھری جاؤ پیمانے
اڑاؤ مرغ دل کو اور بر بندوں کے لیے رکھو	سدایانی ڈیو پیمانہ سد داؤ کے پیمانے
ترمی آنکھوں کے بیاروں شرب کے غوص ظالم	بے زہر آب کو بھر کر دوا خانے کے پیمانے
دل پر آبلہ وہ خوشم انگور ہے میرا	کہ بھرتے آبلے میں جبکہ ہر داؤ پیمانے
نہیں آنے کی جب تک آخاک اینہ ہما	کبھی ساقی نہیں منجا رہوئے کے پیمانے

مے عیش و طرب کا ایک قطرہ بھی نہیں ساقی	طقت آسمان میں یونین دکھاؤ کے پیمانے
--	-------------------------------------

آج بوسے پر لڑائی ہوئی ہوئی رہ گئی	سیر اونکو ہاتھ پائی ہوئے رہ گئی
-----------------------------------	---------------------------------

Handwritten marginalia in Urdu script, including verses and commentary, written diagonally across the page.



بسیار از این کلمات در کتب قدیم و جدید آمده است و بعضی از آنها را در این کتاب نیز می بینیم. این کلمات را می توان به دو دسته تقسیم کرد: دسته اول کلماتی است که در کتب قدیم آمده است و دسته دوم کلماتی است که در کتب جدید آمده است. این کلمات را می توان به دو دسته تقسیم کرد: دسته اول کلماتی است که در کتب قدیم آمده است و دسته دوم کلماتی است که در کتب جدید آمده است.

کسی یار نیاید که در این میان باشد	چو در هر دو زمین که اینک نشان باشد
عجب صنعت کھائی این نقاشی است	که نقشه ایک سر یک میان پائین است
غرض حسنیه موشونکو بدیاری است	دماغ ایالتی زیر آسمان پائین است
سیکو هم چنین اسوسطی دیرین است	که جو اگر کجای دولت پائین است
در جانب نهی گمان آن گمانو کو	تراز میر کیم ایسو گمان پائین است
عدم کی را دین کو نکر کسی کا کج	که در آن تو نقش پائین است

سبب کیا ذکر در دمان آن خوب دیون در  
طریق مسه اسرار همان پائین است

بزمین اگر تمهین چکر نه رینا چای	بچه نه کچه آئی گئی پر منحه سے کنا چای
دوس تکر گو دل اپنا اب تو بنی دیریا	جو کرے بہر ستم وہ ہو سنا چای
باقیست سانی کو نسا جام ہو شکل	اپنی قسمت چای ہے اور اپنا لسا چای
اگر پر دیا تو زمین پر ہو گرومن طوق	تیری دیوان کو زیب افزایہ کنا چای
چای بنی ہن پائین کو نکر خوش کو	بشت میں مجھ کو پتر پائین چای
چاہ اگر تم پھر آئی یا ہم کو دال صاف کو	چاہ میں صاحب کو دنیا اولسا چای
عن اوس موش کا چکر شنب پائین	چا کر کو نکر کو نکر غرت سے نہ کنا چای

اگر ظفر مل ٹیٹیا اچھا سنیں اس وقت میں  
کچ غزلت میں الگ ہی سبب کو رینا چای

بسیار از این کلمات در کتب قدیم و جدید آمده است و بعضی از آنها را در این کتاب نیز می بینیم. این کلمات را می توان به دو دسته تقسیم کرد: دسته اول کلماتی است که در کتب قدیم آمده است و دسته دوم کلماتی است که در کتب جدید آمده است. این کلمات را می توان به دو دسته تقسیم کرد: دسته اول کلماتی است که در کتب قدیم آمده است و دسته دوم کلماتی است که در کتب جدید آمده است.











تو بیاغم کا حال یہ ہے ناتوانی سے  
اوٹھایا جاتے ہو تم حیا کا آنکھ سے پرہ  
عد و ستھ نہ چڑھ رہا لیکن اکثر بات جاتی  
چھٹا یا سر نہیں ہے جس تیری زیر تیغ اپنا  
نہیں ہے اس چمن میں گر بلند ہی ساتھ سی

نہیں کہ سکتا دست پر کرتے سے اونچی  
جو باندھی ہے جسے کھول کر پڑھو اونچی  
وہ دھڑلے سے اونچی ہے اور دھڑلے سے اونچی  
کب اس کی گردن اچھڑا کر پڑھو اونچی  
کہ ہوتی بڑھ کر کہیں شاخ شجر پڑھو اونچی

ہوا منظور پر وہ ہے جو دیوار پر دسے کی  
بنائی اندون اور سو ظفر تھے سے اونچی

بال زلفوں کے جوہ منہ پر کھیرے آئینے  
چھوڑ جائیں گے نہیں تنہا تجھ سایہ کی طرح  
کوئی قاتل کو چاہے ہن پر بجا لائیں شکر  
شام بھی ہے کو آئی کیا سب آتک آؤ  
شہرہ آفاق ہو گئی ایسی بھون ہزار  
لیکے تباہ تو ان دیر و خرد سب لوٹ کر

روز روشن میں بھی گویا منہ نہ صبر  
تو جدھر جائیگا ہم بھی ساتھ تیرے آئینے  
ہم ستا پھر کے جس دم اڈیر آئینے  
وہ تو ہے کہ گھر تو ہم سویر آئینے  
ذہن میں ہے نہ آئینے نہ میرے آئینے  
کیا خبر تھی کہ وہ ایسے دھیر آئینے

ایک طرف جب آئینے ہم بھر کے کو سے یار  
ریخ و نعم چاروں طرف سے ہم گھر آئینے

وہ تو آج قاتل آئینے کہیں جائیں گے  
کھینچ لیں گے جو کہ دنیا کی طمع سے اپنا ہاتھ

گھر میں بیٹھ گھوڑی کاغذ کو پڑھیں گے  
پاؤں ان پر یان وہی ام سے کھیلے آئینے

Handwritten marginal notes in Urdu script, including the phrase "وہ طبعاً باقی ہے" (That is naturally left).



[illegible]

خدا جانے ظفر ملک عدم کے رہنما والوں کی  
فرانچی سے گذرتی ہے کہ تنگی سے گذرتی ہے

<p>جہاں گلرخان دیکھو گلستان لہی ہے          کیا شکوہ نہ ہے اوس صنم کی وجہ          ہم اوس سید کے ہیں کہ جو زمانہ میں          دیوان تنگ و سکا ہے وہ گویا جب گوہر          خوشی سے روز و رعدیہ ترانہ جانتا ہے          فقیر گر سنہ کو قرب حق ہے سیر کر دنیا</p>	<p>جدا ہے رنگ ہر گل کا عجب ان لہی ہے          کما الحمد لشکر احسان لہی ہے          بجا لانا ہمیشہ دل سے احسان لہی ہے          کہ نہان چہین در راز نہان لہی ہے          محبت میں جو کرتا جان ترانہ لہی ہے          کہ جس شب ناقدی اوس وہاں لہی ہے</p>
--	--

کمان الیسا ہمارا منہ کہ ہو جا ادا ہے  
نطفہ حمد الہی وہ چو شایان الہی ہے

نہ پوچھو کیا تہاں دنیا کا کارخانہ ہے  
 جہاں ہوتی ہے خاکستر سیاں آئینہ بودی  
 فریبوں میں کمین دنیا کو تو اچان آتا  
 سنیں اتنی ہمیشہ ایک سی لگتے ہانکی  
 امید لگتے کیا کہتا ہے دوسرے دن  
 بجا در غم فاقہ کوئی کیوں جا رہی  
 صفائی دیکھو چہ آئینہ بدویرت پیر

نہ بہت ہے اور وہ تہاں خدا کا کارخانہ  
 تہاں شاہی کدورت میں صفا کا کارخانہ ہے  
 ذرا ہشیازنایان خدا کا کارخانہ ہے  
 کچھ اسکے رنگ میں رنگ صفا کا کارخانہ ہے  
 ستم کا کارخانہ ہے صفا کا کارخانہ ہے  
 سنیں رکنا کسی سے صفا کا کارخانہ ہے  
 جہاں اٹھ گیا بالکل حیا کا کارخانہ ہے

[illegible]



شہزادوں کی چشم کلامین میری رنج  
 کوئی بھی ہمد اپنا بجز نالہ و تفتان  
 کھینچا ہی محکوشہر سے آخر کو سوخت  
 اور غنیمت اوتار کے سامنے اتھاڑک کے تو

ہوو چراغ جام چشم غزال کے  
 آیا نہ کام وقت پر رنج و کمال کے  
 جوش جنوں ہاتھ گریبان میں لکے  
 کیا بوتا ہی بول ذرا نہ سنہاں کے

جو دل کو وہ سچ ہے سوا اسکے اسے ظفر  
قائل نہ استخارہ کے ہم ہن نہ قال کے

نوش آتی کب بہن بونکی مانع میں ہو  
بہار چشم مجھوں نے اشک خون شاہ  
اتر ہو گردل روشن میں صحبت بد کا  
ٹپک پڑا گل رخسار سے عرق کسے  
ہوا سینہ ہر جو کم رنگ گل گلستان سے  
بہا ہر دلیں سے کوئی شوق گل رخسار

وہ خاکسار ہون میں بھی کہ عطر گل کی طرح

ملک رسی مری کنج فراغ میں ہو ہے

صحبت نہا اتفاق ہو ہر جان اتفاق ہو  
 و کیا نہ چکو ہم یونین محروم ہی ہو  
 بچا ہر کب سا ہوا اوس ناز و الفت نہ  
 کچھ اتفاق ہو تو کین اتفاق سے  
 اڑتے تیری دیکر اشتیاق سے  
 تریاق بھی اگر کوئی لائے عراق سے

بھان سارے چینوں کی راہ پر آج کی بات کہ ہوتی  
 خیال آتے تو یہ عقلیات کہ ہوتی  
 رویت یابی بلکہ ہمارے  
 بچہ نہ بڑھتا اور















ہر روز امتحان آئے کاکس سکیں اور ساقی دل سووا زود ہووے پائندہ یلا کیوں ہزاروں روز آؤ ہین ہزاروں روز جانی غنیمت جان آئیسی تو نرم عشرت	ہمیشہ نرم میں چہچم جام مل کشادہ اوہر زلفین کشادہ ہین اوہر گل کشادہ تا شاہی رہ بحر جان ذیل کشادہ اکوتی دم گردان خندہ قفل کشادہ
--	--

طفر چشم کشادہ کار رکھ مشکا کشا سے تو  
کہ کرتا دم میں وہ مشکل کے عقد گل کشادہ

ما زوا امین کیا بت گمراہ امیک ہی زحسا تیر دونوں ہین تانبہ استغ گندری صاف سینہ نہ آسمان کے پا پروانہ چلکے خاک ہونالان ہو عیب کیونکر کری نہ میری دم مرد ہمدی کہتے ہین راہ دل ہی دل درجہ بھی	وہ تو ہر ایک بات میں داندلیک ہی گر آفتاب امیک ہی تو ماہ امیک ہی تیر لہای عشق مری آہ امیک ہے دونوں کی کس طرح سے کمون چاہ امیک ہے تجھ بن رہا می تو ہو خواہ امیک ہے حالت سے امیک کی نہیں آگاہ امیک ہی
--	---

فرہاد و قیس سے تری شاگرد ہین طفر

اور شاد فن عشق میں تو وہاں امیک ہی

نہ کر خیال کہ آئی گشتا بہت سی ہی اتنی خیر ہوشاست دل کی آجاستے کمون میں کیا کہ گزرتی ہو دل چاہتہ	ابھی تو شیشے میں موسا قیامت سی کہ ہر ہم آج وہ زلف و تابست سی ہی یہ داستان عم ای دلربا بہت سی ہی
---	---

Handwritten marginal notes in Urdu script are present on the left and bottom edges of the page, providing commentary or additional verses related to the main text.







کی تہ سے تہ پر کھڑا ہوں سے دہل یار کی  
اسے نطفہ سے لے کر رہی اگر یاری کرتی

واہ کیا طرز ستم تھا بے ستم گریادہ  
کیسا تہ تو جو اوس مار سادہ زلف سحر  
جب سستی تھی تو شکایت تیار رہی کسی  
مین ہوں ایدون رات ہوں شمشاد  
بچھکر سنبھل گئے مین کھادون نہ کیونکر چہ تپا  
دج کر نیکام مر ڈھب بھر پیا دہ سے

اک جہان پیر ستم کی مرہا فریادہ  
کیا بچھو ایدون کوئی کاڑ کا مٹریادہ  
بات تھکوا ایک بھی کی جہان بھر پیا  
دہ نہ تھک پیا دہ ساقی نہ ساغریادہ  
تھکوا جاتی تری زلف منہ پیا دہ  
اوس بت کاڑ کو کیا لکھرا کبر پیا دہ

اسے نظر پڑھتا خط میرا دہ اوس عنوان  
غیر کو سہرا تا یا مضمون سنکر پیا دہ

کیا جانے کے پاس وہ گل رانگو گئے  
غیر دن کے دیکھ بیان جو تری گرجو شیان  
جاسوس بھیجہ راہ مین تھر جیگا دہ مین  
پوچھو نہ حال تھر مر لہو کا صنعت کی  
پیش نظر زرد وہ تصور سے بھیج تاک  
شاید ساگ اؤ کا کسی سے نیا ہوا  
دیکھو نکل ہی جائیگے یہ تھر کی چشم کے

جیکے جو اپنے گھر کی نکل رانگو گئے  
ہم شمع وار زہم مین جل رانگو گئے  
قسمت کی اپنی بانوں نکل رانگو گئے  
دن کو گری اگر جہ سنبھل رانگو گئے  
کب سامنے کی چشم کے نکل رانگو گئے  
وہ عطر جو ہماگ کا نکل رانگو گئے  
طفل مر شک کو کو ہیل رات کو گئے

Handwritten marginal notes in Urdu script, including a large section on the left and a section at the bottom.







<p> یہی ترکی تمام ہوتی ہے  خیر قتل تمام ہوتی ہے  سورہ ایسا پیکر نام ہوتی ہے </p>	<p> یہی کلمہ اس چشم کو بڑترک نکالے  کس دن امین غزہ کی مین شائع  ہتی ہو فداستہ چرن کی مجنون کو </p>
--	--

پانی پانی میون سے اوسے شکر  
کیا سے لالہ فہام ہوتی ہو

نہ سمجھو میری ملک نہ لالہ فتان یہ ہے  
 ہزار پہنچے چھائی چھپی اوسکی چاہ  
 ہمارے دل سے کسان جائیگا غم و لہزار  
 لگاؤ ابرو پر خشم کو تو ذرا مائل  
 اتنی بند نہواؤ اسکے تیرکار و زن  
 بکتے ہر بن موسیٰ ہین سیکڑوں شعلے  
 چو پہونچے دود جگر زیر آسمان اپنا  
 کر بن دھابمہ چاہم کرین وفا و فاشی  
 لبند بام محبت کا نزد بان یہ ہے  
 جہان میں سنتے ہیں اپنا جہان یہ ہے  
 کہ اوسکے واسطے رہے ہے کاتر بکاتر  
 ہمارے قتل کو شہر اصفہان یہ ہے  
 اندھیرے کا مرکز دگر نامہ بان یہ ہے  
 جگر میں عشق کی آتشیں مٹان یہ ہے  
 تو مشتبہ سب کہ ہو وہ ہے کہ آسمان یہ ہے  
 ہماری اونی محبت کا آفت خان یہ ہے

عجب نهين جو کين الامان ملک پر ملک  
غضب تری آه شہر نشان ہے

گرم لکھن حال دل میں ہا اپنا تمام  
اوشتر ادھستے کر پتر اتر لیں نا کوں

[illegible]











نه هرگز بخت روز کو نیزم. این نیز یکی جایگاه  
 هبوطی به نام دوان جاگیر به مزار انچه ها تهنیت

طشترادس نوک ترگان کا تسواب کہیں چھوڑو  
چھوڑے اپنی آنکھوں میں ہو کہوں غار اپنے ہاتھوں

رکھ کے تم زلف میں شانہ جو ہو پیا پھر  
 مہر دشت عشق میں تو دین بر سر گردن  
 پھرتے ہیں غیر کی گردن میں جو ڈال کی  
 ای تم گارا اگر ہے نہ تو پھر جاتا  
 بحر خوبی جو کیا تو نے کنار اہم سے  
 مے از جان جان اک شتر ادل تیرا

دل صجاک پہ میں رشک سوار دی پھرتے  
 دن میں کب دیکھو گردش ہمار دی پھرتے  
 تو گلے پر منہ خنجر میں نہرا دن پھرتے  
 بسطح کا ہیکو ہم رنج کے ماری پھرتے  
 غم میں رہو ہو دریا کو کنار دی پھرتے  
 ہم نہ تھا اہل حیات میں سار پھرتے

پاس کب کرتے کسی کاہن طفق و ہمایاک

میری خواہش یہ ہے کہ میں اپنا وقت صرف کرتے

نظر بھر آج شکل نامہ پر دودن کے آئی  
ترے ہاتھوں سے آفت ایک دن آئی شوق  
کئی تھی عشق میں جو بات ہو تجھ سے  
زہر قسمت کہ میں دوش جاؤں روئے  
ہیبت بکل تھا میں دوش تجھ میں تو آیا  
جو دودن آئی تھی بلال دل محبت میں

[illegible]



بہار اوس صنم کا عشق میں شریابی ہو  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا

میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا

میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا

میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا  
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا

شراب ناب سے گوا آکھ ادنیٰ سیرج رستی ہے	مگر یہ ہماری چشم پر آشوب کم ہے
ہمارا اوس صنم کا عشق میں شریابی ہے	اگر آگاہ کوئی طالب مطلوب کم ہے
زمین مغلوب ہے اور آسمان ہے گو طفر غالب	
نکلتا کام ہر اوس غالب مغلوب سے کم ہے	
خواب تھا جو زندگی جاہ و شہم میں کٹ گئی	ورنہ ساری عمر اپنی در و دم میں کٹ گئی
حاصل عمر ابداً خضر ہم سمجھ اوسے	جو گھڑی آرام سے نرم صنم میں کٹ گئی
وصل پر تلین بجا دین خاک اور ہمد بھلا	روشنی ملتی ہوئی شب و دین ہم میں کٹ گئی
تمہیں برسوں میں لکھ کر جو کراہی نو خطو	وہ عبارت یکلم مان الیکم میں کٹ گئی
نخل الفت سے تہہ ہو گیا نثر حاصل میں	خیر محبت کی تہہ عمر دستم میں کٹ گئی
اوسو کل کھا کر تم جو وصل کا وعدہ کیا	
شب طفف کیا بکواسیہ تم میں کٹ گئی	
تدہ ہوتا ہوں پر محض نادانی کا تمنا ہے	خدا کر نام پر مرنا مسلمان کا تمنا ہے
محبت اوس صنم کی مٹا یا مٹا کا تمنا ہے	نہ سمجھو کفر اسکو یہ مسلمان کا تمنا ہے
پریشان ہو سانس کا ہیشہ خاک پر میری	خیال نہ لے جانان کی پریشانی کا تمنا ہے
محبت میں پر فیر لگی منہ سے کچھ نہ کچھ یکتا	مقرر ایک یہ بھی عقل دیوانی کا تمنا ہے
بتاؤ میں سے خوشید تابان اوج گرد و خاک	وہ آچا متلین کی شہلافتنی کا تمنا ہے
سری ابرو پہ دیکھا جس خطہ چین ابرو کو	آسا اوسو یہ اوس تنخ صفایانی کا تمنا ہے



بل بے پیش عشق کہ اک اگ شب رو  
جبک ہر مفالہ کیچہ کھلتی ہرانی  
سب کے میر مسامات بدن میں نکلتی  
دی بات بڑی ریخ و محن میں نکلتی

بوسہ وہ کر دیوین طغندر لیلو ہے بہتر  
ہے بوی ہی سیلے قزاقین کے نکلتی

کردن کیا یاد زلفت دلربا جانی نہیں  
 بصر ابرو پر خم کو ہمیں یہ کسی سے بھی  
 حقیقت کو سہا عشق کی نغمہ گانا صبر  
 بھلا کر تو بھلا ہو گا صبر اس منیاؤں کی  
 ہوئی برباد اپنی خاک میدان محبت میں  
 گزر جائے کیونکر جان قاصدِ ناز کی  
 نقشہ ہو گیا ہر میرا سودا محبت میں  
 نہیں ہوئی اتنی تہمالتوں ناز کو خوش دامن کے

نہیں جاتی ہر دل کی پریشانی نہیں  
 تبتائی تیری شمشیر صفا ہانی نہیں جاتی  
 کہ وہاں او کی ہرگز عقل دیوانی نہیں جاتی  
 نہیں کچھ بات ایسی کہ جوانی نہیں جاتی  
 سمندر ناز کی پروں کے جولاں نہیں جاتی  
 خبر جاتی ہر مشکل سے باسانی نہیں جاتی  
 مری صورت مری باروں سے پہچانی نہیں جاتی  
 کہ جب تک بات کوئی خوب سی نہ جاتی نہیں

طبیعت هر جوان پیری مینماید و امری ظریفتری  
سخن فنی سخن سنی سخن دانی سخن جاتی

نه تو دوستی غیار و انداز زمین پر  
بختل اشک تیر و مرد امن بی کد و گنا  
بزرگ نقش پا آخروین هم مرز لیکن  
مگر تنه تو اسپر بھی تری لغت نہیں  
اگر اید میرے ترا و سیر آشین تھو  
نہ کوچ کی تری ہرگز صنم ہنوز زمین چھو

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰







ہمارے راز دل کو پہنچ گئی ہر کھین کھین  
ہو ای اصل تیری ہم جو رستہ میں تو ہوں  
اڑا دے جو میں تیرا بھی دم میں اگر جھوٹے  
دروہان تیرے سامنے اے کبیر مجھ کو  
یہ نقش لعل تو سن کے تری ہو نمایاں میں  
حدیث سوز دل ہم گریبان من نہ کرے

تو طفل اشک نظروں میں بہہ بہشتیں لگتے  
 زمین پر پانوں اور خورشید و آفتاب نہیں لگتے  
 ہماری مہر و نالہ کے اے چرخ برین لگتے  
 ہماری آنکھ میں نہ میں کب بھلے دور ہمیں لگتے  
 تو ہمیں رگڑ کر چار چاند اے مہ جبین لگتے  
 تو جلنے شمع آساں کے سب محفل نشین لگتے

طعم خیر شکر قاتل کے نہیں کرتے شکایت ہم  
اگرچہ دم بہ دم لاکھوں ہین زخم تیغ کین لگتے

ہم نے نقطہ جلوہ نمائی کی سیر کی  
گلکشت باغ وصل ہوئی کب بہین  
دولت سیر می نالہ دآہ شرفشان  
کب دیکھا ہے سلطنت جم کو آنکھ سے  
لڑوا کر ہم نے غیر سے اس خانہ جنگ کو  
دیکھا ہے ہم نے کوئی بھی کافر تری سوا

روی صنم میں ساری خدائی کی سیر کی  
 ہر روز خارزار جدائی کی سیر کی  
 ہر شب بیان انارمہائی کی سیر کی  
 ہو جس بشر نے کوئی گدائی کی سیر کی  
 لیا خوب آج داہ لڑائی کی سیر کی  
 اس تیکہ عین ایک خدائی کی سیر کی

دیوانِ نبیؐ و کیا نہ بہتر کوئی طہر

دلیوان التوری دستنائی کی سیر کی

اسی کی شکل تمھارے سینہ پر ابر کی | نہ طرزِ راجہ نہ زہرہ جبین پر ابر کی

[illegible]











کلمے سر ہو تمہارے ہمیشہ نور | کلمے سر ہو دو دلی سیاحتی تمہارے

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمے کو تم صدقت اسلام جان لو | کلمے کو اپنے دین کی مصداق جان لو

کلمے کو تم خدا کا اک انعام جان لو | کلمے کو دل کی راحت آرام جان لو

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

ایمان کو تمہارے ہو کلمہ سے تقویت | کلمے سے ہو قوی تمہیں یہ نصرت

کلمے سر ہو دلوں کا حسن عاقبت | کلمے سر آؤ دل کی نظر پر نصرت

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

ہو دو جہان میں کلمے کی دوسری غنی | ہو جان کو نہ کلمہ کی کلفت جان کنی

ہو دو انہیری گور میں کلمہ سر روشنی | ہے صاف کلمہ اک اثر پاک دانی

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمہ تمہارے واسطے ہے دافع بلا | کلمہ تمہارے حق میں سر ہر دلی دوا

کلمے کو مشکلات میں سمجھو گرہ کشا | کلمہ کرے سر آئینہ کی طرح دل صفا

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمے کا ذکر جا پیے ہر شام و صبح | جب تک سر زبان رہے کلمہ زبان پر

کلمہ یہ آبِ حیات باری سر ای ظہر | دھوتا ہے کلمہ دل کی کوہ پر صبر

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

تنت

تنت کلمات حفظ



## حاشیہ الطبع

الحمد لله والمنة که ان ایام فرخند و فرجامین انتخاب لاجواب کلیات غزلیات شاهنشاه و زمرن خسرو  
 اقلیم دانش و سخن حضرت علیه المنفقه و الرحمة ابو ظفر محمد سراج الدین بادشاه دہلی نارا  
 بر بانیہ القوی جو ایک بادشاہ ذی عظمت جبروت اور فقیر دوست بلکہ خود درویش مشرب  
 اور تارک دنیا تھے اور جنکا کلام پراثر سر و لغز نرا و تمام کثاف عالم میں مشہور ہوا اہل اللہ کو و  
 صوفیوں کو حال آتا ہی حضرت آخر بادشاہان دہلی کے ہوئے انکی تخت نشینی کی تاریخ  
 (ہجری ۱۲۵۳) اور وفات کی (ہجری ۱۲۵۹) ہجری ۱۲۵۹ میں انتخاب مطبعہ نئی نو لکھنؤ  
 صاحب کانپور میں بسر پرستی معالی القاب عالیجناب ادرہ بادشاہی پراک نرین صاحب  
 بھارگو مالک مطبعہ دام اقبالہ باہتمام کامل فنی بھگوان دیال صاحب عارف و محبت بیاہ  
 مئی ۱۲۵۹ء آٹھویں مرتبہ طبع ہوا

آیہ نخ طبع از سخنور عظیم المسال مورخ کامل فنی بھگوان دیال صاحب عارف و محبت

ظفر کہ بود شہنشاہ ملک عشر سخن	کہ این ز نطنہم فصیح خوش انتخابی ہست
بر احوال سیمی بذوق ل عارف	گو کہ زیبا ہست و لکشی انتخابی ہست
از سخنور چاد و بیان مولانا محمد حامد علیا صاحب الفہر علیہ السلام	

این دیوان فصاحت آگین	شائع گشت نہایت بہتر	تحریر علی شہر	ادب میں دیوان ط
----------------------	---------------------	---------------	-----------------